الحق یعلو ولا یعلیٰ

مباحثہ

مابین اہلسنت والجماعت و اہل تشیع اثنا عشریہ

المسمّٰی بہ

کلمۃ الحق

جو جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں چھ ستہ ہزار کے مجمع میں نہائیت کامیابی اور خوبی کے ساتھ ہوا

مناظر اہل تشیع صاحبان	مناظر اہلسنت والجماعت
جناب سید غلام علی شاہ صاحب	فاضل اجل مولینا المکرم مولوی حافظ روشن علی صاحب احمدی قادیانی

جسے خاکسار محمد فخر الدین احمدی ملتانی

مہتمم احمدیہ کتاب گھر قادیان نے چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شرائط مناظرہ تحریری و تقریری مابین اہل سنت والجماعت و شیعہ اثنا عشریہ واقعہ جلالپور جٹاں ضلع گجرات (پنجاب)

بتاریخ ۲۵ و ۲۶ فروری سنہ ۱۹۲۳ء

(۱) جلسہ بصدارت ایک ایسے معزز شخص کے ہوگا کہ جسکو فریقین منتخب کرینگے۔ اور وہ صدر فریقین سے شرائط نامہ ہذا کی پابندی کرائیگا۔ مگر فریقین کے مابین مسائل متنازعہ پر کسی قسم کا فیصلہ دینے کا مجاز نہیں ہوگا۔

(۲) مسائل متنازعہ پر لکھے ہوئے پرچے سنانے سے پہلے صدر جلسہ خود یا اسکی اجازت سے کوئی دوسرا شخص حاضرین جلسہ پر واضح کر دیگا کہ یہ جلسہ کوئی سیاسی یا ملکی جلسہ نہیں بلکہ مسائل مذہبیہ کے تصفیہ کا جلسہ ہے۔ ایک طرف اہل سنت والجماعت ہیں۔ اور دوسری طرف شیعہ اثنا عشریہ۔ اہل سنت والجماعت کی طرف سے فلاں صاحب مناظر اور فلاں فلاں معاون ہوگا۔ معاون پہلے نامزد کئے جاوینگے اور وہ چار سے زیادہ نہیں ہونگے۔ ان کے سوا مناظر کے پاس کسی شخص کو بوقت تحریر پرچہ بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳) ۲۵ تاریخ کو مناظر اہل سنت والجماعت تین باتوں کا ثبوت دیگا۔ (۱) ایمان حضرات ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر ابن ابی قحافہ اور حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمان بن عفان کا (۲) خلافت حضرات ثلاثہ مذکورہ (۳) حضرت علی خلیفہ بافصل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے۔ اور شیعہ مناظر اسی دن ان کی تردید کریگا۔ ۲۶ کو مناظر شیعہ اثنا عشریہ تین باتوں کا ثبوت دیگا (۱) حضرت علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل و نائب برحق تھے (۲) حضرت ابوبکر و عمر و عثمان [illegible] نہ تھے (۳) مذکورہ حضرات ثلاثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ یعنی نائب برحق نہ تھے [illegible]

مناظر اہل سنت والجماعت اس کی تردید کرے گا ✤

(۴) مباحثہ بتاریخ ۲۵ و ۲۶ فروری سنہ ۱۹۲۳ء ہوگا ✤

(۵) مباحثہ تحریری ہوگا - پہلے دن پہلا بحث اور دوسرے دن دوسرا بحث - اور ہر بحث کے لیئے پانچ پرچے ہونگے ✤

(۶) تقسیم اوقات مندرجہ ذیل تقرریہ ہوگی - پہلا پہلا پرچہ دو دو گھنٹہ کا ہوگا - باقی پرچے ایک ایک گھنٹے میں لکھے جاوینگے - پہلا اور آخری پرچہ مدعی کا ہوگا - پرچے اپنے اپنے مکان پر لکھے جاوینگے - ہر دو فریق کے پاس دوسرے فریق کی طرف سے ایک محافظ رہے گا - جس کا یہ فرض ہوگا - کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ آیا مناظر نے وقت مناظرہ میں پرچہ لکھا ہے یا پہلے کا لکھا ہوا تھا - اگر پہلے کا لکھا ہوا ہوگا - تو وہ قابل تسلیم نہیں ہوگا - اور وقت مقررہ سے زیادہ وقت نہیں لینے دیگا - پرچہ کا وقت ختم ہونے پر مناظر اور محافظ کے دستخط سے فریق ثانی کو پرچہ پہنچا دیا جائیگا - پرچہ پہنچانے اور فریق ثانی کے اس پرچہ کو پڑھنے کے لیئے آدھ گھنٹہ وقت ہوگا - اسکے بعد کا وقت اس وقت میں شمار ہوگا جو برائے تحریر پرچہ مقرر کیا گیا ہے - تمام پرچے لکھے جانے کے بعد پبلک کو جمع کر کے ترتیب وار پرچے سنا دیئے جاوینگے - اور پرچہ ایسا لکھا جانا چاہیئے - کہ دوسرے فریق کو پڑھنے میں دقت نہ ہو - اور اگر کسی مناظر نے ایسا پرچہ لکھا - جو پڑھا نہیں جا سکتا - تو وہ فریق مغلوب سمجھا جائیگا ✤

(۷) پرچہ ۲۴ فروری کو ۱۲ بجے دن سے لکھنا شروع کیا جائیگا - اور شرط نمبر ۶ کے مطابق کل وقت لکھنے کا ½ ۸ گھنٹہ ہوگا - جو ½ ۸ بجے شام کے ختم ہوگا - اور ۲۵ تاریخ کو ٹھیک دس بجے صبح وہ پرچے سنانے شروع کئے جاوینگے - اور پرچے سنائے جانے کے ایک گھنٹہ بعد پرچے لکھنے کا وقت شروع ہو جائیگا - اور اس وقت سے ½ ۸ گھنٹے لیئے جاوینگے - اور اس دن کی تمام تحریریں شرط ۱۰ کے مطابق ہونگی - پھر ٹھیک ۲۶ کو

دس بجے صبح بترتیب پرچے سنانے شروع کیے جاوینگے اگر کوئی فریق ان شرائط کے خلاف کریگا - تو وہ فریق مغلوب سمجھا جائیگا ✤

(۸) ہر پرچہ کی تین نقلیں ہونگی - ایک نقل چھاپنے والے کو دی جاویگی اور باقی دو فریقین کے پاس رہینگی اور ان سب پر مناظر و محافظ کے دستخط ہونگے ✤

(۹) اثبات دعوے کے دلائل قرآن کریم سے ہونگے - اور اُن کی تائید کے لیئے ہر وہ بات پیش کی جا سکتی ہے - جو قرآن مجید کے مخالف نہ ہو ✤

(۱۰) پرچہ سناتے وقت مناظر پبلک کو جس طریق پر چاہے گا سمجھائیگا اور لوگوں کو اپنا مفہوم ذہن نشین کرائے گا - مگر پرچہ میں لکھے ہوئے مضمون کے علاوہ کسی اور بات کے بیان کرنے کی اُسے اجازت نہ ہوگی - اور صدر جلسہ کو اختیار ہوگا - کہ اُسے بیان کرنے سے روک دے - اور اس بات پر صدر جلسہ کو توجہ دلانے کے لئے مناظرین کو اختیار ہوگا ✤

(۱۱) بوجہ معذوری مناظر اپنا پرچہ دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے - اور اگر سمجھانا مد نظر ہو - تو خود مناظر کھڑا ہو کر سمجھا سکتا ہے ✤

(۱۲) پرچہ لکھتے وقت فریقین تہذیب اور شرافت کو مد نظر رکھیں گے - اور کسی فریق کے مسلمہ بزرگ کو غیر مہذبانہ الفاظ سے یاد نہیں کرینگے ✤

(۱۳) مناظرہ ختم ہونے پر فریقین کو اسکے چھاپنے کے لئے نصف نصف خرچ دینا ہوگا اور وہ تمام خرچ ایک مسلمہ فریقین شخص کو دیا جائیگا - جو اُن پرچوں کو بلا کم و کاست اور بغیر کسی حاشیہ و نوٹ چڑھانے کے شائع کرے گا ✤

(۱۴) چھپنے کی میعاد زیادہ سے زیادہ ایک ماہ ہوگی - اور فریقین نصف نصف خرچ کا پرامیسری نوٹ لکھکر مناظرہ شروع ہونے سے پہلے ایک دوسرے کو دے دینگے - اور چھپنے پر کاپیاں فریقین کو نصف نصف دی جائینگی - اور تمام پرچے چوہدری فضل احمد صاحب نائب تحصیلدار ساکن جلال پور جٹاں کے سپرد کئے جاوینگے - اگر وہ چاہیں تو

اپنے خرچ پر چھپوائیں۔ اگر ایک مہینہ کے اندر انہوں نے نہ چھپوایا۔ تو پھر فریقین حسب طریق مذکورہ چھپوائیں گے +

نقل دستخط

سید سیف علی شاہ شیعہ اثنا عشری بقلم خود

حبیب اللہ خان دکاندار چاول بقلم خود اہل سنت والجماعت

مندرجہ ذیل شرط مسودہ میں لکھی گئی تھی۔ اور فریق شیعہ نے منظور کی ہوئی تھی۔ مگر وہ نقل کرواتے ہوئے رہ گئی۔ میرے خیال میں اس کا لکھ دینا مناسب ہوگا۔ تاکہ آئندہ مناظرین کے لئے مفید ہو +

(۱۵) جب مناظر پرچہ سنائیگا۔ اُسکے حوالہ جات کے متعلق اگر فریق ثانی کو کوئی سوال ہوگا۔ اور تصحیح نقل طلب کریگا۔ تو سنانے والے کو اس کتاب میں سے اس کا دکھانا ضروری ہوگا۔ جس میں سے وہ حوالہ نقل کیا ہے اور اگر نہیں دکھا سکے گا۔ تو اسی وقت پرچہ سے اُسے کاٹ دیا جائیگا۔ اور حاشیہ میں لکھدیا جاوے گا۔ کہ یہ حوالہ غلط دیا گیا۔ اسلئے کاٹ دیا گیا ہے۔ اور یہ نوٹ بدستخط صدر جلسہ و مناظر ہوگا۔ اور جس کٹی ہوئی تحریر پر صرف مناظر کے دستخط ہونگے۔ وہ مناظر کی پرچہ لکھتے وقت کی کٹی ہوئی تحریر سمجھی جائیگی +

(دستخط)

حسن۔ مولوی فاضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دعوے منجانب اہل سنت والجماعت بمقابلہ شیعہ اثنا عشریہ

(۱) حضرات ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ رضی اللہ عنہم ایماندار ہیں +

(۲) اور خلیفہ برحق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں +

(۳) حضرت علیؓ خلیفہ بلافصل نہیں ہیں +

تاریخ مناظرہ ۲۵-۲۶-۲۷ فروری سنہ ۱۹۲۳ء مقرر ہوئی +

المدعی

بقلم خود حبیب اللہ خان دکاندار چاول۔ اہل سنت والجماعت جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

(ڈیمپارٹ ۱۱ بجے دن) **پرچہ اول** (سید ذوالفقار علی شاہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

ہم سے سوال کیا گیا ہے کہ اصحاب ثلاثہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا ایمان اور خلیفہ برحق ہونا ثابت کریں اور یہ کہ حضرت علیؓ خلیفہ بلافصل نہ تھے +

اَمَّا الجواب ۔ ایمان دل کی تصدیق کو کہتے ہیں۔ دل کے حال سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی واقف نہیں۔ انسان جب کسی شخص کو یہ کہتا ہے کہ تو مومن ہے تو اس کا کہنا اس شخص کے ظاہری اقوال اور افعال کی بنا پر ہوتا ہے۔ یا یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول اپنے قول یا فعل سے اس شخص کو مومن ثابت کر دے۔ یا مومنین کی شہادت سے اُسے مومن قرار دیا جائے۔ ان تینوں اصولوں کے ماتحت میں اصحاب ثلاثہ کے ایمان اور خلافت کو ثابت کرتا ہوں۔ یہ بات کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ تمام تواریخ معتبرہ سنی اور شیعہ سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے فعل سے اور بعض کے متعلق اپنے قول سے شہادت دی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جو صفات مومنین کے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صفات ان حضرات میں پائے جاتے تھے۔ اور جو صفات منافقین میں پائی جاتی ہیں وہ حضرات ان صفات سے منزہ تھے۔ صفات مومنین +

(۱) اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ ترجمہ مومن مرد اور مومن عورتیں وہ باہم محبت و مددگار ہوتے ہیں۔ نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے روکنا۔ نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنا یہ اُن کے صفات ہیں۔ ان حضرات نے نیکی کو دنیا میں پھیلایا اور بدی کو ہٹایا۔ نمازوں کے قائم کرنے والے اور زکوٰتوں کے ادا کرنے والے نہ صرف خود ہوئے۔ بلکہ ہزاروں لاکھوں کو ان صفات کا پابند بنایا۔ منافق کے صفات اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے سے بنتے ہیں۔ اُن کے صفات بدی کا حکم کرنا اور نیکی سے روکنا۔ اور نیکی کے کاموں سے مستکش رہنا۔ خدا کو بھول جانا بد عہدی اور بدکاری کرنا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ ہم کیونکر جانیں کہ اصحاب ثلاثہ مومن تھے منافق نہ تھے۔ تو جواب۔ نفاق اور ایمان کے نتائج کو دیکھو:۔

ایمان کے نتائج (۱) اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ضرور ہم مدد کرتے ہیں اپنے پیغمبروں کی اور اُن کی جو ایمان لائے اسی زندگانی میں اور قیامت کے دن بھی (۲) وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ (جن لوگوں نے اللہ کے لئے ہجرت کی بعد اسکے کہ اُن پر ظلم کیا گیا۔ ضرور ہم ان کو اسی دنیا میں اعلے درجہ کی جگہ بخشیں گے اور آخرت کا اجر اس سے بہت بڑا ہوگا (۳) وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۞ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۞ اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرے گا اُس کی۔ اور جو مدد کرتا ہے دین کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہایت طاقت غالب ہے۔ اسلئے کہ اگر ہم ان لوگوں کو زمین میں حکومت بخشینگے تو وہ نمازوں کو قائم کرینگے اور زکوتیں ادا کرینگے اور نیکی کا حکم دینگے اور بُرائی سے روکینگے + ان آیات میں خدا تعالیٰ نے مومنین مہاجرین دین کی مدد کرنے والوں کے لئے اسی دنیا میں مدد کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اب دیکھو کہ اصحاب ثلاثہ جو مقصد لیکر اُٹھے اس میں وہ کامیاب ہوئے یا نہ۔ ان آیات کے یہی معنے بعض تفاسیر اہل شیعہ کے بھی ہیں۔ چنانچہ مجمع البیان میں زیر آیت وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ الآیۃ لکھا ہے معناہ والذین فارقوا اوطانهم و دیارهم واهلیهم فرارا بدینهم واتباعا لنبیهم فی الله ای فی سبیله لابتغاء مرضاته من بعد ما ظلمهم المشرکون وعذبوهم بمکة وبخسوهم حقوقهم لنبوئنهم فی الدنیا حسنة ای

بلدۃ خسنۃ بدل اوطانھم وھی المدینۃ عن ابن عباس. وقیل لنعطینہم حالۃ حسنۃ وھی الفتح والنصر وقیل ھی ما استولوا علیہ من البلاد و فتح لھم من الولایات۔ ھذا وعد من اللہ بانہ سینصر من ینصر دینہ و شریعتہ خدا تعالے نے جو وعدے تائید و نصرت کے فرمائے وہ زمانہ آنحضرتؐ سے شروع فرما کر زمانہ حضرت عثمانؓ تک پورے فرمائے۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں کوئی ملک اسلامی حکومت میں اضافہ نہ کیا گیا۔ آنحضرت صلعم نے ان اصحاب سے کیا معاملہ کیا۔ ابوبکرؓ سفر و حضر میں ساتھ رہا۔ یہاں تک کہ وہ جانکاہ سفر جس میں کہ کفار قتل کے لئے آنحضرتؐ کی طرف آئے۔ اور آپ نے ہجرت کی۔ اس خاص سفر کا ذکر قرآن شریف میں فرمایا۔ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ٭ جب اسکو کافروں نے نکالا تو یہ صرف دو ہی آدمی تھے جب نبیؐ نے اپنے صاحب ابوبکرؓ سے کہا تو کوئی غم نہ کر کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے یعنی ہماری نصرت کرنے والا اور ہماری حفاظت کرنے والا ہے۔ چنانچہ یہی معنے مجمع البیان اور صافی میں مذکور ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے کہ جیسے وہ میرا ناصر اور محافظ ہے ویسا ابوبکر کا ہے۔ ورنہ لَا تَحْزَنْ کے ساتھ اس کا کوئی جوڑ نہ رہے گا۔ اور قرآن کریم میں ابوبکرؓ کو صاحب فضل قرار دیا گیا ہے جیسے فرمایا۔ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ کہ فضیلت والے تم میں سے قسم نہ کھائیں کہ اولو القربیٰ کو جو دیتے تھے وہ نہ دیں۔ چنانچہ اس آیت کا نزول ابوبکر اور مسطح اُسکے خالہ زاد قریبی کے متعلق ہے (دیکھو مجمع البیان) ٭

آنحضرت صلعم نے ابوبکر کو اپنی بیماری میں نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ سب مسلمان اُن کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھاتے دیکھا اور خوش ہوئے۔ حضرت عمرؓ کا اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ذریعہ سے ہوا اور خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو اسکے اسلام کے ساتھ معزز کیا ٭

حضرت عثمانؓ نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں دو ہجرتیں کیں اور غزوۂ تبوک کو تیار کیا۔ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس سے ملائکہ بھی شرماتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی لڑکیوں سے شادی کی۔ اور عثمانؓ کو اپنی دو لڑکیاں یکے بعد دیگرے نکاح میں دیں۔ یہ اس امر کی شہادت ہے کہ آنحضرتؐ کے نزدیک وہ ایسے معتمد تھے۔ کہ آپ نے اُن سے وہ رشتہ داری کی جو سوائے مومن کے نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مشرکین اور مشرکات سے نکاح کی حرمت نازل ہوچکی ہے۔ اور وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ کہ کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں مت رکھو۔ قرآن کریم کا یہ حکم نازل ہوچکا ہے۔ اور آنحضرتؐ کو اگر ابی بکر کے گھرانہ پر اعتماد نہ ہوتا۔ تو آپ تمام ازواج کو چھوڑ کر عائشہؓ کے گھر میں آخری دنوں سب سے اذن لیکر ڈیرا نہ کرتے۔ جبکہ اہل تشیع کے نزدیک امام کو علم غیب ہوتا ہے۔ تو وہ اُس گھر میں اگر فتنہ کا ڈر جانتے۔ تو حضرت زہراؑ کے گھر میں ڈیرا کر لیتے ٭

تمام مومنین کا موازنہ بھی اصحاب ثلاثہ سے آنحضرتؐ کے زمانہ اور بعد بیاری و صحبت کا ...

مسئلہ خلافت

یہ تینوں آنحضرت صلعم کے بعد یکے بعد دیگرے خلیفہ برحق تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ اللہ تعالےٰ تم میں سے ایماندار اور نیک عمل والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ضرور اُن کو خلیفہ بنائے گا زمین میں جیسا کہ خلیفہ بنایا اُن کو جو اُن سے پہلے تھے اور اللہ تعالےٰ ضرور اُن کے دین کو جو دین اُس نے اُنکے لئے پسند کیا ہے۔ زمین میں قائم کرے گا اور مضبوط کرے گا اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کے بعد خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے اور اپنے فعل کو خلافت برحقہ کا ثبوت گردانا ہے وہ یہ کہ خدا کے خلیفہ بنانے کا ثبوت یہ ہوگا۔ کہ اُن کا دین قائم کر دیگا

اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ اب دیکھو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا دین جو تھا وہ دنیا میں قائم کیا گیا یا نہیں اور اُن کے ہر ایک قسم کے خوف کو جو عربوں کے ارتداد اور نصاریٰ اور فارسیوں کی لشکر کشی سے پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے دور کیا یا نہ۔ برخلاف علیؓ کے۔ کہ نہ اُنکو ایسی طاقت ملی جیسا کہ اصحاب ثلاثہ کو ملی۔ اور نہ اُنکے ذریعے دین پھیلایا گیا۔ بلکہ ہزاروں مومن کہلانے والے انسان اُن کی کم تدبیری وغیرہ کی وجہ سے موت کے گھاٹ اُتارے گئے۔ اچھا ہوا کہ علیؓ خلیفہ چہارم ہوئے۔ اُن کو موقع تھا کہ اگر پہلے تینوں نے اگر دین میں کوئی رخنہ اندازی کی ہے تو اسکی اصلاح کریں۔ چنانچہ ہمارے مذکورہ بیان کی تصدیق کتب شیعہ سے بھی ہوتی ہے ✣

اوّل ۔ ولا ریب ان الصحیح ماذکرہ ابو عمر ان علیا کان ھو السابق وان ابا بکر ھو اول من اظھر اسلامہ (شرح نہج البلاغہ جز چہارم صـ۲۱۳) اور بلا ریب صحیح بات جس کا ابو عمر نے ذکر کیا ہے کہ گو علیؓ نے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ لیکن ابوبکرؓ نے سب سے پہلے اسلام کا اعلان کیا ہے ✣

دوم ۔ عن ابراھیم النخعی قال اوّل من اسلم ابوبکر (ایضاً) ابراہیم نخعی کہتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے ابوبکرؓ نے اسلام قبول کیا ✣

سوم ۔ عن ابی نصر قال ابوبکر لعلی انا اسلمت قبلک فی حدیث ذکرہ فلم ینکرہ علیہ (ایضاً) ابو نصر کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے کسی گفتگو میں حضرت علیؓ سے کہا۔ کہ اے علیؓ میں تم سے پہلے اسلام لایا ہوں۔ پس حضرت علیؓ نے اس سے انکار نہ کیا (ایضاً) ✣

چہارم ۔ وقال علی والزبیر ما غضبنا الا فی المشورۃ وانا لنری ابا بکر احق الناس بھا انہ لصاحب الغار وانا لا نعرف لہ سنہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوٰۃ بالناس وھو حی (شرح نہج البلاغہ جز دوم صـ۵۰) حضرت علیؓ اور

زبیر نے کہا کہ ہم نے نہیں فیصلہ کیا۔ مگر اسی مشورہ کا کیونکہ ہم یقیناً حضرت ابوبکرؓ کو اپنوں میں سے سب سے زیادہ اس امر کا مستحق خیال کرتے ہیں کیونکہ آپ صاحب غار ہیں اور ہم اُنکے اچھے طریقوں کو جانتے ہیں۔ اور بیشک حکم کیا آپ کو رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو نماز پڑھانے کا جبکہ آپ زندہ تھے ✣

پنجم ۔ للہ بلاد فلان فقد قوّم الاود وداوی العمد خلف الفتنۃ واقام السنۃ ذھب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرھا وسبق شرھا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ (نہج البلاغہ مشہدی صـ۱۸۱-۱۸۲) ترجمہ۔ فلاں آدمی کیا ہی اچھا تھا کیونکہ اُسنے کجی کو درست کیا اور دلوں کی بیماریوں کا علاج کیا۔ فتنہ کو پیچھے ہٹایا۔ اور سنت کو قائم کیا۔ اور انتقال کیا اس حالت میں کہ وہ پاک اور بے عیب تھا خلافت کا اچھا حصہ پایا۔ اور اس میں پیدا ہونے والے شر سے پہلے گزر گیا۔ اللہ کی اطاعت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں تقویٰ سے کام لیا۔ حاشیہ میں اسکے نیچے شارح عبدالحمید بن ابی الحدید کا قول نقل کیا ہے کہ فلاں سے مراد حضرت عمرؓ ہے ✣

ششم ۔ واللہ ما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئاً تجھلہ ولا ادلک علی امر لا تعرفہ انک لتعلم ما نعلم ما سبقناک الی شیء فنخبرہ ولا خلونا بشیء فنبلغکہ وقد رأیت کما رأینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول اللہ کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ ولا ابن الخطاب اولی بعمل الحق منک وانت اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشیجۃ رحم منھما وقد نلت من صہرہ ما لم ینالا (نہج البلاغہ مشہدی صـ۱۱۱) حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ بخدا میں نہیں جانتا کہ میں آپکی خدمت میں کیا عرض کروں۔ مجھے کوئی ایسی نئی بات معلوم نہیں جو تمہیں معلوم نہ ہو۔ اور میں آپ کو کوئی ایسی نئی بات نہیں

کہ ان کی خلافت برحق ہے۔ حضرت علیؓ کا معاملہ خلفاء سے بیعت کرنے کا ثابت ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے خلیفۂ دوم کو اپنی دامادی کا شرف بخشا۔ اگر اُن کی خلافت حق نہ مانی جائے تو ان کے ساتھ جہاد سب ناجائز ہوئے۔ اور جو لونڈیاں اُن جہادوں میں آئیں اُن کو لونڈی بنانا بھی ناجائز ہوا۔ اور جو اُن جہادوں میں شریک ہوئے۔ وہ بھی شہید نہ ہوئے۔ اور جو اُن لونڈیوں سے اولاد پیدا کی گئی۔ وہ بھی ناجائز ہوئی۔ علاوہ ازیں آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے مُزکّی قرار دیا ہے۔ آپ کے ذریعہ سے دنیا میں کون لوگ پاک کئے گئے۔ علیؓ اور اُن کے اصحاب کو تو علیؓ کے طفیل پاک ہونا قرار دیا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ پانچ وقت میں اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا کرتے تھے۔ آپؐ کے ساتھ ہمیشہ دعا کرنے والوں کو بھی ہدایت نصیب نہ ہوئی۔ آنحضرتؐ اور خداؐ اور علیؓ کا منشاء بقول شیعہ کے یہ تھا۔ کہ علیؓ اور اہلبیت خلیفہ بنیں۔ لیکن ابوبکرؓ جو ایک معمولی آدمی تھا اُسنے کیونکر اُن سب کو شکست دے دی۔ نوحؑ اور موسیٰؑ کے دشمنوں کو خدا نے غارت کیا یہ آنحضرتؐ اور خداؐ کے دشمن بقول شیعہ کے کیوں غالب ہوئے۔ حالانکہ قرآن میں ہے اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ۔ کہ اللہ کا گروہ ہی غالب ہوتا ہے۔ شیطان کے گروہ کے متعلق خَاسِرُوۡنَ کا لفظ وارد ہوا ہے۔ پس کوئی نص نہیں ہے کہ علیؓ خلیفہ بلافصل تھے۔ اصحاب ثلاثہ کا ایمان اور اُن کا خلیفہ ہونا ان دلائل سے ثابت ہوا ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے اندر بیان کیے ہیں۔ اور جن کی تصدیق اُس نے اپنے فعل سے کر دی۔ کافر اور منافق تو دنیا میں بہت تھے۔ آنحضرتؐ نے آکر دنیا میں کیا کیا۔ وہ مومنین کون سی ہیں جو اللہ کے دین میں داخل ہو گئیں جن کا وعدہ سورہ نصر میں ہے۔ اور قیصر و کسریٰ اور دنیا کے چاروں کونوں تک اسلام کس نے پہنچایا اگر یہ خلفاءؓ برحق نہ تھے۔ تو وہ قرآن تباہ جو علیؓ اور اہلبیت نے دنیا میں پہنچایا ہے۔ تقیہ کرنے والوں کی حدیثوں کا کیا اعتبار۔ پس اسلام شیعہ کے ہمخیال ہونے

بتا رہا جو آپ کو معلوم نہ ہو کیونکہ آپ سے زیادہ میرا علم نہیں۔ ہم آپ سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھے کہ ہم آپ کو اس کی اطلاع دیں۔ اور نہ ہی ہم کسی خبر میں منفرد ہیں تا اسکو آپ تک پہنچائیں۔ بلا ریب آپ نے بھی وہ سب کچھ دیکھا اور سنا جو ہم نے دیکھا اور سنا۔ اور آپ نے بھی ہماری طرح آنحضرتؐ کی صحبت اختیار کی۔ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آپ سے بڑھکر کسی نیک کام میں سبقت نہیں رکھتے تھے۔ اور آپ تو رشتہ داری اور دامادی ہونے کے لحاظ سے بہ نسبت ان دونوں کے زیادہ قریب تھے۔

ہفتم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعز الاسلام بعمر فقال عمر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ (شرح نہج البلاغہ جزو اول صـ۲۵)

ہشتم۔ ومن کتاب لہ الی معاویۃ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ۔ ...... فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذالک للّٰہ رضا (نہج البلاغہ مشہدی صـ۱۸۱) حضرت علیؓ نے معاویہ پر اپنی خلافت کا ثبوت یہ پیش کیا ہے کہ میری بیعت انہوں نے کی جنہوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی کی۔ یہ لوگ چونکہ مہاجرین و انصار میں جس پر اتفاق کرکے اس کا نام امام رکھ دیں وہی خدا کی رضا کا موجب ہے۔ اور جو ایسے امام کی مخالفت کرے گا۔ اُس سے لڑائی واجب۔ کیونکہ اُسنے قرآنی اس نص کا خلاف کیا ہے کہ سبیل المومنین کے خلاف چلا ہے۔ اپنی خلافت تبھی ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ صحابہ ثلاثہ کی خلافت ثابت ہو۔ اور دلیل وہ پیش کی گئی ہے جس پر خدا کی رضا کا مرتب ہونا اور جس کی پیروی سے غیر سبیل المومنین کے متبع کو جو وعید ہے اس سے بچا و نیز بلشتہ۔ علاوہ ازیں اصول کافی صـ۳۸ میں لکھا ہے جو غیر مستحق سلاطین کے پاس رہا چاہتا ہے لیجائے وہ طاغوت کے پاس اپنا مقدمہ لیے جاتا ہے۔ پس حضرت واطہرؓ حضرت علیؓ اپنے مقدمات کو ابوبکرؓ و عمرؓ کے پاس لے گئے۔ پس ثابت ہوا

مرے سے ہی جاتا ہے۔ پس جھگڑا کیا ہے۔ قرآن جو دنیا کے ہاتھ میں ہے وہ وہی ہے جو عثمانؓ نے شائع کیا۔ پس اگر عثمان پر طعن کروگے۔ تو قرآن کہاں سے لاؤگے۔ اگر کہو کہ امام غائب کے پاس ہے۔ تو قرآن اور امام دونوں غائب ہوئے۔ لوگ چلیں کس پر؟

مناظر

حافظ روشن علی صاحب

معاونین

(۱) جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل

(۲) مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل

(۳) مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی فاضل

(۴) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مہاجر

بقلم جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل

۲ بجے پرچہ ختم ہوا (دستخط) ذوالفقار علی بقلم خود

(دستخط بحروف انگریزی) دیوی داس

پرچہ جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو سوال ہم نے اہل سنت والجماعۃ سے کیا۔ کہ اصحاب ثلاثہ کا ایمان اور خلیفہ نبی ہونا ثابت کریں۔ اور دکھلائیں۔ کہ علیؓ رسول اللہؐ کے خلیفہ بلافصل نہ تھے۔ اس کا اہل سنت والجماعت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ جس چیز کا کہ حضرات ثلاثہ کی نسبت اہل سنت دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ہم اس کا ثبوت مانگتے ہیں۔ اسی اپنے دعوے کو بار بار اپنے پرچہ میں لائے ہیں +

حق تعالےٰ فرماتا ہے:۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا

تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا الخ سوائے اسکے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں۔ کہ جب یاد کیا جائے اللہ کو تو ڈرجائیں دل ان کے۔ اور جب پڑھی جائیں اُن پر آیتیں اللہ کی تو زیادہ کریں اُن کو ایمان میں۔ اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو۔ اور اُس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے اُنکو خرچ کرتے ہیں وہی ہیں ایماندار از روے حق (پارہ ۹ رکوع ۱۵)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ الخ ترجمہ سوائے اسکے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ اور اُسکے رسولؐ کے۔ اور جس وقت کہ ہوں ساتھ رسول کے کسی ایسے کام پر جو جمع ہوکر کرنے والا ہے۔ تو چلے نہ جاویں جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرلیں رسول سے۔ پارہ ۱۸ رکوع ۱۵۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا الخ ترجمہ سوائے اسکے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اُسکے رسول کے ساتھ پھر شک نہ لائے۔ پارہ ۲۶ رکوع ۱۱۔

ان تینوں آیات میں جو اوصاف اور علامات ایمانداروں کے خدا نے قرار دیئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی حضرات ثلاثہ میں کہیں پایا نہیں جاتا۔ پھر اُن کو کیونکر مومن کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ تفسیر معالم التنزیل میں سورہ الفتح کی تفسیر میں موجود ہے۔ کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ۔ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے شک نہیں ہوا مگر آج کے دن +

اور حضرت ابوبکرؓ صاحب کا بھاگنا جنگ اُحد سے ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۲۱۹ اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵ کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۷۴۔

حضرت عمرؓ کا بھاگنا جنگ اُحد میں کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸۔ اور در منثور جلد ۲ صفحہ ۸۸ و ۹۰

اور پھر حضرت یوں نہ فرماتے۔ کہ میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا بدعتیں کرو گے۔ دیکھو موطا چھاپہ احمدی دہلی صفحہ ۱۷۴۔

اور اگر حضرت عمرؓ ایماندار ہوتے تو رسول اللہؐ انکو یوں نہ فرماتے کہ قسم بخدا جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ ظاہر ہوتے واسطے تمہارے تو تم پیروی کرتے انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو اور البتہ گمراہ ہوتے تم سب بارے راستے سے دیکھو مشکوٰۃ چھاپہ امرتسر ربع ۱ صفحہ ۵۷۔

اگر حضرت عثمانؓ ایماندار ہوتے تو صحابہ نبی یوں نہ کہتے کہ عثمانؓ نے دین نبی کو بگاڑ دیا ہے اور سنت نبی میں تبدیل کر دیا ہے۔ تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۷۳۔ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۴۶۔

اور اگر حضرت عثمانؓ ایماندار ہوتے۔ تو جناب علیؑ ضرور ان کی نماز جنازہ پڑھتے۔ اور ان کا دفن بغیر کرتے۔ اور یہ نوبت نہ پہنچتی کہ میت حضرت عثمانؓ کا برباد ہوتا۔ اور بعض عضو کو ان کے حیوان نہ کھاتے۔ چنانچہ اہل سنت والجماعت کی تاریخ اعثم کوفی میں موجود ہے کہ ان کی میت کا ایسا حال ہوا۔ جناب علیؑ کا یہ خاموش رہنا ظاہر کر رہا ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کی نسبت فرمایا ہے خدا نے وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ترجمہ نماز نہ پڑھ اُن میں سے کسی پر جو مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اسکی قبر پر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے بارے میں خدا کا یہ حکم ہے۔ وہ کافر و فاسق ہیں۔

اور آپ نے حضرات ثلاثہ کی خلافت کے بارے میں جو آیہ استخلاف سے استدلال کیا ہے اس کا جواب ملاحظہ فرمالیجیے۔ اگر اس آیت میں استخلاف سے خلافت النبی کے معنی مراد لئے جائیں تو بہت سی قباحتیں لازم آئینگی۔

(۱) سواے اُن لوگوں کے جو خلفاے تھے ہیں تمام صحابہ کے ایمان سے انکار کرنا پڑیگا کیونکہ وعدہ خلافت تمام مومنین صالحین کو دیا گیا ہے کیونکہ من بیانیہ ہے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۹۸۔

اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہر سہ کا جنگ خیبر سے فرار کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۴۔ اور خصائص نسائی مترجم صفحہ ۱۱ اور روضۃ الندیہ صفحہ ۲۲۔ اور ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۹۴ و ۲۹۴۔ اور تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۹۳۔ اور کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۸۳۔

اور حضرت عمرؓ کا بھاگنا جنگ حنین سے صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی صفحہ ۶۱۸۔ اور دیکھو کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۳۰۷۔ اور استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۹۸ میں کہ ان تینوں کا نام جنگ حنین کے ثابت قدموں کی فہرستوں میں نہیں ہے۔ یہ بھاگنا تینوں کا جنگوں سے سراسر منافی ہے۔ اُن اوصاف و علامات مومن کے جو اوپر کی تینوں آیتوں میں مذکور ہوئے ہیں پھر انکو ایماندار کیونکر کہہ سکتے ہیں۔

اللہ فرماتا ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اگر حضرات ثلاثہ ایماندار ہوتے تو تنازعہ خلافت کو خدا و رسول کی طرف لیجاتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور اگر حضرات ثلاثہ ایماندار ہوتے۔ تو لشکر اسامہ کی تیاری کرتے اور پیچھے نہ بیٹھ رہتے۔ چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۶۴ اور تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۲۲۶ اور مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ اور صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی حاشیہ صفحہ ۶۳۸ وغیرہ کتب اہلسنت والجماعت سے ظاہر ہے کہ حضرات ثلاثہ نے حکم رسول خدا کے بموجب لشکر اسامہ کی تیاری نہیں کی اور پیچھے بیٹھ رہے۔ پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ ان کو ایماندار کہا جائے۔ جبکہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ جھزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا یعنی تیاری سامان کرو جیش اسامہ کی خدا لعنت کرے اسکو جو پیچھے بیٹھ رہا لشکر اسامہ سے۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۶۴ اور ملل و نحل صفحہ ۶۔ اگر حضرت ابوبکرؓ اور اُنکے ساتھ والے ایماندار ہوتے۔ تو رسول اللہؐ اُن کو یوں نہ فرماتے کہ شرک تمہارے اندر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ دیکھو درمنثور جلد ۴ صفحہ ۵۴ اور ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۲۲۸۔

(۲) لازم آئیگا کہ معاذ اللہ خدا نے وعدہ خلافی کی۔ کیونکہ وعدہ تو دیا تمام مومنین صالحین کو۔ اور خلیفہ بنایا صرف دو چار کو۔

(۳) آیت میں خدا نے وعدہ دیا ہے کہ مومنین صالحین کو خلیفہ کریگا۔ اور اُنکے دین کو تمکین دیگا۔ اور اُنکے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ اور وہ ایسا زمانہ ہوگا۔ کہ کفر و شرک نیست و نابود ہو جائیگا۔ اور تمام مخلوق خالص اللہ ہی کی عبادت کرنیوالی ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ کسی خلیفہ نبیؐ کے وقت میں ایسا نہیں ہوا۔ پس لازم آئیگا کہ معاذ اللہ وعدۂ الٰہی خلاف نکلا۔ غرضکہ اس آیت میں استخلاف کے معنی خلافت نبی کے لئے جائیں تو اس قسم کی کثرت سے قباحتیں لازم آتی ہیں۔ اور کلام مجید کی شان سے بعید ہے کہ اس میں کسی طرح کی قباحت ہو۔ پس ظاہر ہے کہ استخلاف کے معنے اس آیت میں صحیح نہیں ہیں پس اہل سنت و الجماعت اس آیت سے حضرات ثلاثہ کی خلافت پر کیونکر استدلال لا سکتے ہیں۔ ہمارے اہل سنت و الجماعت بھائیو! اگر اس آیت میں استخلاف سے مراد خلافت نبیؐ ہوتی تو نبیؐ کی کسی حدیث میں ضرور ہوتا کہ اس آیت کے بموجب فلاں فلاں شخص میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ اور سقیفہ میں جن لوگوں نے ملکر حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا تھا۔ وہ ضرور اس نص قرآنی کو یاد کر لیتے اور منا امیر و منکم امیر پر بحث زنی نہ کرتے۔ چنانچہ صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی دہلی صفحہ ۵۱۸ اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۴۶ اور تاریخ طبری چھاپہ مصر صفحہ ۲۰۸ میں ملاحظہ فرما لیجئے۔ اور اسکے متعلق غیاث اللغات مصنفہ مولوی غیاث الدین عالم اہل سنت و الجماعۃ میں لغت سقیفہ بھی دیکھ لیجئے کہ سقیفہ ایک حویلی تھی پوشیدہ جس میں باطل مشوروں کے لئے عرب لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔

اچھا اگر سقیفہ میں آیت استخلاف یاد نہیں آئی تھی تو اُس وقت ہی حضرات ثلاثہ نے اپنی خلافت کے ثبوت میں دکھلائی ہوتی جبکہ علیؑ نے اُنکی خلافت و بیعت سے انکار کیا تھا۔ دیکھو کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۸ و ۲۱ اور کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ ۔ یا

اس وقت دکھلایا ہوتا جبکہ صحابۂ بعمیب نے اُن کی خلافت سے اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی دیکھو ملل و نحل صفحہ ۵۹ ۔ یا یوم شوریٰ ہی دکھلایا ہوتا جس وقت حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی تقلید سے علیؑ نے انکار کیا تھا۔ دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی صفحہ ۸۳ یا اُس وقت دکھلایا ہوتا جبکہ علی و عباس و سعد بن عبادہ و طلحہ و زبیر و غیرہم مہاجرین حضرت ابو بکرؓ کی بیعت سے انکار کرکے فاطمہ کے گھر میں جا بیٹھے تھے۔ اور حضرت عمرؓ فاطمہؑ کا گھر پھونکنے کو آگ لیکر گئے۔ دیکھو العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۵ اور تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ ۔ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳۔

اللہ اللہ۔ خانۂ زہرا جو واجب التعظیم ہے (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۵۰) اسکے جلانے کے واسطے حضرت عمرؓ قسم کھائیں اور اُن گھر والوں کو ڈرائیں دھمکائیں (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۵۱) اور جناب زہرا کو ایسا رنجیدہ کریں کہ وہ جناب رسولؐ کی جناب میں فریاد کریں۔ حالانکہ زہرا کی رنجیدگی رسولؐ اور خدا کی رنجیدگی ہے۔ دیکھو مشکوۃ ربع ۴ صفحہ ۱۴۰۔

کیا جو حضرات ایسے ہوں اُن کو خلیفۂ رسولؐ اور ایماندار کہہ سکتے ہیں؟

میرے اہل سنت والجماعۃ بھائیو! اگر آیت استخلاف سے آپ حضرات ثلاثہ کی کسی طرح کی خلافت ثابت کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ان کو ایماندار اور صالح العمل ثابت کر لیجئے۔ کیونکہ اس آیت میں وعدہ ایسے ہی لوگوں سے ہے۔ حضرات ثلاثہ ہرگز رسولؐ کے خلیفہ نہ تھے۔ البتہ اُن کا شمار اُن لوگوں میں ہے جن کا ذکر پارہ ۲۶ رکوع ۷ کی آیت فَهَلْ عَسَيْتُمْ الخ میں ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ پس تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تمکو حاکم بنایا جائے تو فساد ڈالوگے زمین میں۔ اور قطع رحمی کروگے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جنکو لعنت کیا ہے خدا نے۔ انکی حکومت سے فساد اور قطع رحمی سب کچھ وقوع میں آئی۔ چنانچہ خانۂ فاطمہ کا حال اوپر مذکور ہو چکا۔

نیز بران تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۲۰۲ اور کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ - اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۳ میں دیکھئے کہ کیونکر علیؓ کے حق میں قطع رحمی کی گئی - کہ خود تو انصار سے قرابت رسولؐ کی وجہ سے اپنے حق میں ڈگری لیتے ہیں - اور علیؓ کی قطع رحمی کرتے ہیں + جن اقربائے رسولؐ کی محبت خدا نے فرض کی ہو (پارہ ۲۵ رکوع ۴ قل لا اسئلکم والی آیت اور مشکوۃ صفحہ ۵۶۸ کی حدیث اذکرکم اللہ فی اھل بیتی) انکی قرابت کا کوئی لحاظ حضرات ثلاثہ نہ رکھیں - اور انکے مقابلہ میں حاکم بن بیٹھیں - پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرات ثلاثہ ایماندار سمجھے جائیں اور ان ائمہ میں نہ گنے جائیں جنکو شریر اور گمراہ کرنے والے اور شیطان دل رسول اللہؐ نے قرار دیا ہے دیکھو مشکوۃ ربع ۴ صفحہ ۴۶۸ و صفحہ ۴۶۹ و صفحہ ۴۶۵ اور ازالۃ الخفا قلمی ورق ۷۵ +

باقی جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ آپ کا اپنا قول ہے - کوئی ثبوت نہیں دیا - اور نہ کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے آپ دکھلا ہی سکتے ہیں کہ حضرات ثلاثہ ایماندار اور خلیفہ برحق رسول اللہؐ کے تھے +

حضرت ابوبکرؓ تو خود کہتے ہیں کہ میں خلیفہ نہیں ہوں خالفہ ہوں یعنی جس میں کوئی بہتری نہیں دیکھو نہایۃ اللغۃ - اور حضرات اہل سنت انکو خلیفہ رسول کہیں - میزان الاعتدال جلد اول صفحہ ۳۶۵ میں ہے کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں قسم خدا کی میں منافق ہوں +

سید غلام علی شاہ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلمہ

اسماء معاونین	نقل دستخط حافظ
(۱) مولوی سید سیف علی شاہ صاحب	جلال الدین شمس مولوی فاضل
(۲) مولوی فیض محمد صاحب ممتاز الافاضل	نقل دستخط صدر جلسہ بحروف انگریزی
(۳) حافظ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب	ریوی داس صاحب ہیڈ ماسٹر ایس ڈی
(۴) مولوی ڈاکٹر سید اکبر علیشاہ صاحب	ہائی سکول جلالپور جٹاں

(ٹھیک پانچ بجے دن کے پرچہ شروع ہوا - سید ذوالفقار علی بقلم خود)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جواب الجواب نمبر ۱

اصحاب ثلاثہ کے ایمان وخلافت کے ثبوت میں جس قدر آیات قرآنیہ اور احادیث کتب شیعہ سے پیش کی گئی تھیں - ان کا حضرات شیعہ کی طرف سے کچھ جواب نہیں ملا - کچھ ہی باتیں انہوں نے پیش کی ہیں :-

اول - یہ کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ الآیۃ میں جو علامات مومنین بیان کی گئی ہیں - اصحاب ثلاثہ میں پائی نہیں جاتیں +

جواب - اس میں اللہ کی یاد سے دل کا خوف کرنا نماز اور زکوۃ کا ادا کرنا اور اللہ پر بھروسہ کرنا علامات لکھی ہیں - یہ بحمد اللہ اصحاب ثلاثہ میں بخوبی پائی جاتی تھیں چنانچہ لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ اس کی جزا ہے - سو رزق کریم کے سوائے اصحاب ثلاثہ کے کون وارث ہوتے +

دوسری آیت اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ کہ اس میں مومن کی علامت ریب کا نہ ہونا ہے - عمرؓ نے شک کیا +

جواب - عمرؓ پر افترا ہے دیکھو بخاری باب صلح حدیبیہ - اور اس میں جہاد مال اور جان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو اصحاب ثلاثہ میں سب سے بڑھکر پایا جاتا تھا +

تیسری آیت لَمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ کہ بغیر اذن لئے نبی کے پاس سے نہیں جانا چاہئے - اصحاب ثلاثہ احد حنین میں بھاگے +

جواب - یہ غلط ہے چنانچہ طبری جلد ۳ مطبوعہ یورپ صفحہ ۱۴۰۱ میں لکھا ہے وثبت نحو الشعب معہ علی ابن ابی طالب وابوبکر بن ابی قحافۃ وعمر بن الخطاب اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵ جس کا حوالہ شیعہ صاحبان نے دیا ہے -

اس میں حسب ذیل عبارت لکھی ہے:۔
عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف الناس کلھم عن رسول اللہ فکنت اول من فاء۔ کہ احد کے دن جبکہ آنحضرتؐ کے پاس سے سب لوگ ادھر اُدھر چلے گئے تو سب سے پہلے میں آپ کے حضور میں پہنچا۔ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ احد کے دن آپ کے ساتھ ثابت رہے۔ اور اسی طرح جنگ حنین کے متعلق طبری جلد ۳ صفحہ ۷۶ میں لکھا ہے:۔ وممن یثبت معہ من المہاجرین ابوبکر و عمر۔ اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۴ میں لکھا ہے کہ جنگ حنین میں ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہا۔ چنانچہ عبارت حسب ذیل ہے:۔ وثبت یوم احد ویوم حنین۔ اسی طرح جنگ خیبر کے متعلق طبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ میں لکھا ہے:۔ "وان ابابکر اخذ رایۃ رسول اللہ ثم نھض فقاتل قتالا شدیدا ثم رجع فاخذھا عمر فقاتل قتالا شدیدا ھو اشد من القتال الاول" کہ خیبر میں جب آنحضرت صلعم بیمار ہوگئے۔ تو ابوبکرؓ و عمرؓ نے یکے بعد دیگرے جھنڈا لیکر دو دفعہ کفار سے سخت جنگ کی۔ اور علیؓ کی شہادت ابوبکرؓ کے متعلق جو انہوں نے قسم کے ساتھ بیان کی تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵ میں اس طرح آئی ہے:۔ فواللہ ما دنا منا احد الا ابوبکر شاھرا بالسیف علی راس رسول اللہ لا یھوی ...... فھو اشجع الناس۔ کہ رسول اللہ کی جان کا پہرا ابوبکرؓ دیتے تھے۔ سو وہ سب سے شجاع تھے۔

اور حضرت عثمان کا دفن و کفن خود حضرت علیؓ نے بوساطت امام حسنؓ کرایا جبکہ اہل شام دشمنان چاروں طرف تلواریں کھینچے کھڑے اور سنگباری کر رہے تھے دیکھو ناسخ التواریخ کتاب دوم جلد دوم صفحہ ۴۳۸۔ عبارت مندرجہ ذیل ہے:۔ "حسن بن علی علیہ السلام با عبداللہ بن زبیر و ابوجہم بن حذیفہ وجنید تن جسد او را بر تختہ پارہ نہادند ... وحش نام لبستان است در آنجا بخاک سپردند"۔

زبیر و علی نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا انکار نہیں کیا۔ جیسا کہ پہلے پرچہ میں دکھلایا جا چکا ہے۔ یہ اُن پر شیعہ صاحبان کا افترا ہے۔ اور ابوبکرؓ سے فاطمہؓ راضی ہوکر جہان سے رحلت فرما ہوئیں۔ دیکھو تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ مصر۔ عبارت یہ ہے:۔ "فاقسم علیھا لترضی فرضیت"۔

اسی طرح شرح نہج البلاغۃ جز ثانی صفحہ ۷ میں لکھا ہے کہ ابوبکرؓ نے عمرؓ کی سفارش کی۔ اور فاطمہؓ اس سے راضی ہوئیں۔ عبارت یہ ہے:۔ "فمشی الیھا ابوبکر بعد ذالک وشفع لعمر وطلب الیھا فرضیت عنہ"۔

ہاں حضرت علیؓ سے فاطمہؓ دو دفعہ ناراض ہوئیں جس کے بعد راضی ہونا ثابت نہیں

اول۔ ابوجہل کی لڑکی سے خطبہ کرنے کے وقت (ملاحظہ ہو بخاری جلد ثالث صفحہ [illegible] مطبوعہ مصر)

دوسرا۔ گھر میں فاطمہؓ کو ناراض کرکے مسجد میں جا سوئے (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ مطبوعہ مصر)

اور حضرت عثمانؓ کے جنازہ پر کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۶ میں لکھا ہے کہ عثمانؓ کے جنازہ پر علیؓ اور طلحہؓ اور زیدؓ بن ثابت اور کعبؓ بن مالک حاضر ہوئے۔ عبارت حسب ذیل ہے:۔ "وقیل شھد جنازتہ علی وطلحۃ وزید بن ثابت وکعب ابن مالک"۔

باقی شیعہ صاحبان نے جو اصحاب ثلاثہ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اگر وہ مومن ہوتے تو خلافت متنازعہ فیہا کو خدا اور رسول کی طرف لے جاتے۔

جواب۔ وہ خدا اور رسول کی طرف لے گئے۔ کیونکہ اللہ نے انکو خلیفہ بنایا اور مسلمانوں کا اتفاق اُن پر ہوا۔ اور خدا نے اپنے فضل سے اُنکو تائید کرکے انکی تصدیق کی۔ اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق وُہ چلے۔ پس اللہ اور رسول ان کے ساتھ ہیں۔ اور حضرت علیؓ بھی اُن کی تائید میں ہے۔ جیسا کہ معاویہ کی طرف خط سے ثابت کیا گیا۔ اور آپ کے جتنے اعتراضات ہیں بالخصوص قرآنیہ کے صریح

خلافت ہیں۔ قرآن میں کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ الآیۃ اور فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا اور
يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ صحابہ کی شان میں فرماتا ہے ÷

آیت استخلاف پر سوال کرتے ہیں کہ استاد نے من کو بیانیہ لکھا ہے

جواب وہ شیعی ہے۔ سنی۔ من بیانیہ نہیں۔ بلکہ تبعیضیہ ہے۔ اور سارے
مومن اچھے عمل والے بھی خلیفہ نہیں۔ کیونکہ خلیفہ پر جو ہیں وہ تابع ہیں جیسے بنی
اسرائیل کو فرمایا وَجَعَلَكُمْ مُلُوْكًا کہ اے بنی اسرائیل تمکو بادشاہ بنایا۔ حالانکہ
ہر فرد بادشاہ نہیں ہوا تھا ÷

اصل بات یہ ہے کہ نبی بنانا بھی اللہ کا کام ہے۔ اور نبی کا نائب بنانا بھی اُسی
کا فعل۔ جیسے نبی کی نبوت کا ثبوت اللہ تعالیٰ اپنی خاص نصرت سے دیتا ہے۔
ایسے ہی اُنکے جانشینوں کا ثبوت بھی اپنے فعل سے وہ دیتا ہے کیونکہ اُس نے
اپنے کلام میں الحی فرمایا ہے کہ خلیفہ میں بناؤنگا۔ اور میں ہی اُنکو تمکنت بخشونگا
پس ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خدا تعالیٰ کے رسولؐ کے نائب ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے
قیصر و کسرے جیسے جباروں کو اُن کے خادموں کے پاؤں کے تلے روندا ÷

ہم نے یہ پیش کیا تھا کہ وہ سچے مومن اور مہاجر ہیں۔ رسولؐ اور مومنین کی
شہادت سے اُن کا ایمان ثابت ہے۔ اگر انکو مومن نہ مانا جائے اور نہ خلیفہ برحق
تو دین اسلام کا پھر کچھ بھی نہیں رہتا۔ پہلے پرچہ میں ہم نے شیعہ اثنا عشریہ کی کتبا
معتبرہ سے بنقل عبارت حوالجات دیئے۔ مگر آپ کی طرف سے شکایت جاری ہے
کہ کسی شیعہ کی کتاب سے ثبوت نہیں دیا گیا۔ آپ ہمارے پرچہ اول کو دوبارہ غور
سے پڑھیں۔ ہاں ہم نے یہ بتایا ہے ÷

اور جس قدر آپ نے اپنے مدعا کے اثبات میں حوالجات دیئے ہیں وہ تصحیح
نقل کے محتاج ہیں۔ کیونکہ حوالجات میں نقل عبارت کی آپ نے تکلیف نہیں اٹھائی

آپ کے حوالوں کی نسبت مشت نمونہ از خروارے لیجئے۔ چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۶
کا حوالہ دیکر آپ نے لکھا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے لشکر اسامہ کو تیار نہیں کیا۔ اور پیچھے
بیٹھ رہے۔ بلکہ تحفہ اثنا عشریہ کے اُسی صفحہ میں برخلاف اُسکے یوں لکھا ہے :۔
"تجہیز جیش اسامہ ابوبکر بر خلاف جمیع اصحاب نمود" ÷

اور اسی طرح آپ نے تاریخ الخلفاء کے صفحہ [illegible] کا حوالہ دیکر جو لکھا ہے۔ وہ بھی
بالکل غلط ہے۔ پس جب تک آپ اپنے حوالہ جات کی عبارتیں اپنی اصلی صورت میں
پیش نہ کریں قابل التفات نہیں۔ سنیوں کے کسی پیش کردہ مسئلہ کی آپ تردید نہیں
کرسکے۔ اور علیؓ کا خلیفہ بلافصل ہونا یونہی کہتے چلے جاتے ہیں ÷

اور اگر آپ بیشمار مطاعن صحابہ بھی جمع کریں۔ تو قرآن کی ایک آیت آپ کی تردید
کیلئے کافی ہے فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا .... لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ
لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کہ جو مہاجر ہیں ..... اُنکی تمام
برائیوں کو معاف کرونگا۔ اور اُن کو جنتوں میں داخل کرونگا۔ اگر یہ کہیں کہ وہ مہاجر اللہ
کے لئے نہ تھے۔ حالانکہ خدا نے ان کی تصدیق کی اور وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فرمایا
اگر کوئی یہ کہدے کہ علیؓ کی ہجرت حضرت فاطمہؓ سے نکاح کی غرض سے تھی نہ اللہ کے
لئے تو اسکا کیا جواب ہوگا ÷

مناظر

حافظ روشن علی صاحب

معاونین

مولوی غلام احمد صاحب
مولوی ظہور حسین صاحب
مولوی عبدالرحمٰن بھیراجی صاحب
مولوی جلال الدین شمس صاحب

بقلم جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل

ٹھیک ۱۱ بجے دن کے ختم ہوا۔ ذوالفقار علی بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پرچہ جواب الجواب

(۱) آپ نے پہلے پرچہ میں بھی اور اس پرچہ میں بھی اپنے دعوے کا کوئی ثبوت نہیں دیا اور مسلمات شیعہ سے کچھ نہیں لکھا۔ جو لکھا وہ سب اہلسنت والجماعت کی کتابوں سے۔ اور خلاف قرآن لکھا ۔

(۲) آپ نے ہم سے تصحیح نقل کا سوال کیا ہے۔ وہ حسب شرائط نامہ کر دی جائیگی ۔

(۳) البتہ بعض باتیں آپ کے اطمینان کے لئے کسی قدر اور وضاحت سے دوہراتا ہوں۔ ملاحظہ ہوں :۔

حضرات ثلاثہ امر بالمعروف کرنے والے نہیں تھے۔ ورنہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو علیؑ جو حق اور قرآن سے کسی وقت جدا نہیں ہوتے (خصائص نسائی مترجم) کاذب غادر خائن آثم نہ جانتے۔ اور اُن کے ساتھ حضرت عباسؓ عم رسولؐ بھی دوسرے گواہ نہ ہوتے۔ دیکھو مسلم جلد ۲ صفحہ ۹۱۔ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۲۱۔ کذبتم علی رسول اللہ نہ کہتے۔ اور حضرت عمرؓ جنبی کو پانی نہ ملنے کے عذر پر لا تصل نہ فرماتے دیکھو تسہیل القاری پارہ ۲ صفحہ ۱۲۸ چھاپہ لاہور۔ اور یوں نہ فرماتے کہ اگر ایک مہینہ بھی پانی نہ ملے تو تیمم مت کرو۔ دیکھو ازالۃ الخفا قلمی ورق ۲۸۰۔ اور حضرت عثمانؓ حکم بن عاص مخرج رسول اللہ کو نہ بلا لیتے۔ اور مروان کو خمس وغیرہ نہ دیتے بھر خلاف آیت وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ الخ دیکھو ترجمہ تاریخ ابوالفدا جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۵۳۔ یہ سب باتیں اُن کی شاہد ہیں کہ وہ آمر بالمنکر و ناہی عن المعروف تھے۔ جو علامات و اوصاف منافق سے ہے ۔

(۴) حضرات ثلاثہ نہ مسلم تھے نہ مہاجر۔ کیونکہ صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی صفحہ ۲ میں

مسلم اور مہاجر کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ پس اگر وہ مسلم و مہاجر ہوتے تو رسول اللہ کی بیٹی اُن کی ایذاؤں کے سبب رسول اللہ کی جناب میں فریاد نہ کرتی۔ جیسے کہ ہم نے اپنے پہلے پرچہ میں لکھ چکے ہیں۔ اور اگر صرف مکہ سے مدینہ آنے کا نام ہجرت اور مہاجرت ہوتا۔ تو مسطح پر حد نہ پڑتی۔ حالانکہ مسطح بدری تھا۔ چنانچہ مشکوۃ ربع ۴ صفحہ ۱۲۴ کے حاشیہ پر مذکور ہے۔ اور اُس کا مہاجر و بدری ہونا تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۳۰ چھاپہ مصر میں لکھا ہے ۔

(۵) حوالجات جو شرح نہج البلاغہ کے نام سے دیئے گئے ہیں۔ نہیں معلوم یہ کونسی شرح ہے۔ اور کون شارح ہے۔ لہذا ان حوالوں کی طرف التفات ہمارے لئے جائز نہیں۔ کیونکہ شرحیں نہج البلاغہ کی اہل سنت والجماعت نے بھی لکھی ہیں۔ اور شیعہ نے بھی لکھی ہیں ۔

(۶) خطبہ للہ بلاد فلان میں ذرا آخری فقرہ ملاحظہ فرمالیجئے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ دنیا سے کوچ کر گیا اور ایسے مختلف راستوں میں لوگوں کو چھوڑ گیا کہ نہ جس میں گمراہ ہدایت پا سکتا ہے۔ نہ کسی ہدایت یافتہ کو یقین کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور ساتھ ہی اسکے جو کانٹ چھانٹ آپ نے اس خطبہ کی نقل و ترجمہ میں کی ہے۔ اسکو بھی غور فرمالیجئے ۔

(۷) حضرت عثمانؓ و جناب علیؑ کو ہم پلہ ہونے میں جو آپ نے بحوالہ نہج البلاغہ لکھا ہے ذرا وہیں پر لفظ استسفرونی کو مدنظر رکھکر دیکھئے کہ اس کلام میں جناب امیرؑ نے اپنی طرف سے حضرت عثمانؓ کو کیا کہا ہے۔ اور لوگوں کی طرف سے سفارۃً کیا کہا ہے۔ اور پھر وہیں پر ذرا اس جملہ میں بھی غور فرمائیے کہ جناب امیرؑ نے حضرت عثمانؓ کو کہا۔ کہ فلا تکونن لمروان سیقۃ یسوقک

حیثیت شاء اس سے معلوم ہوجائیگا کہ حضرت عثمانؓ کسی کے تابع ہیں یا متبوع
اور پھر بتائے گا کہ خلیفۂ رسول کی کیا شان ہوتی ہے +

(۸) اور معاویہ کے نام خط جسکے بعض الفاظ بحوالہ نہج البلاغۃ آپ نے لکھے ہیں
اور اُس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرات ثلاثہ خلیفۂ رسول تھے۔ وہ جناب علیؑ
نے علیٰ عقیدۃ القوم فرمایا ہے نہ کہ بنابر تحقیق۔ جیسا کہ حق تعالےٰ نے بھی جہنمی کو خطاب
فرمایا ہے ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔ نیز اگر جناب امیر حضرات ثلاثہ کو خلیفہ
رسول جانتے۔ تو خود اُن کی بیعت سے انکار نہ کرتے۔ اور اُنکو جھوٹا بے وفا خائن
گنہگار نہ سمجھتے۔ چنانچہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ اور پہلے پرچہ میں بھی مذکور ہو چکا ہے +

(۹) یہ کہیں ثابت نہیں کہ جناب فاطمہؑ حضرت ابوبکر کو حاکم شرعی سمجھکر اُن کے
پاس اپنا مقدمہ لے گئیں۔ البتہ یہ ظاہر ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ پر اتمام حجت
کرنے کو تشریف لے گئیں۔ اور ثابت کر دیا کہ حضرت ابوبکر سراسر مخالف قرآن
ہیں۔ کیونکہ پارہ ۵ رکوع ۲ میں اللہ فرماتا ہے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور حضرت ابوبکرؓ نے جناب فاطمہؑ کے جواب میں اپنی
بنائی ہوئی حدیث کہ دی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما
ترکناہ صدقۃ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب فاطمہؑ دنیا سے حضرت ابوبکرؓ پر رنجیدہ
و غضبناک گئیں۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی صـــ ۴۳۵ و صـــ ۶۰۹ اور
کتاب الامامۃ والسیاسۃ صـــ ۲۱ و ۲۲ +

(۱۰) ذرا فرمایئے کہ روم و فارس کے لوگ جب خادم بنا لئے گئے تھے۔ اُس وقت
شرار امت کون تھا۔ اور خیار امت کون تھا۔ جس خیار امت پر وہ شرار امت مسلط
ہوا۔ دیکھئے مشکوٰۃ ربع ۴ صـــ ۳۳ ۔ اسکے ملاحظہ کے بعد آپ کو قیصر و کسرے والی
فتح کی حقیقت آپ پر کھل جائیگی اور معلوم ہو جائیگا کہ حضرات ثلاثہ کیسے امام اور

خلافت کی کیا شان ہے +

(۱۱) پارہ ۴ رکوع ۵ میں ہے کہ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ یعنے اگر تم ایماندار ہو تو بمقابلہ کفار سستی اور بیدلی نہ کرو۔ پس اگر حضرت عمرؓ
اور اُنکے ساتھ والے ایماندار تھے تو بمقابلہ عمرو بن عبدود جنگ خندق میں سستی
بیدلی و خوف زدہ کیوں ہوئے۔ باوجودیکہ رسولؐ خدا نے فرمایا بھی کہ اگر ہمارا کوئی
دوست ہے تو اس دشمن کا شر ہم سے دفع کرے۔ دیکھو معارج النبوت رکن ۴
صـــ ۱۲۹ اور روضۃ الصفا جلد ۲ غزوہ خندق + نیز حضرت عمرؓ بسبب خوف جان
کے کفار قریش کے پاس خط لیجانے سے معذوری ظاہر کرتے۔ دیکھئے معارج
النبوۃ رکن ۴ صـــ ۱۵۲ ۔ اور ازالۃ الخفا قلمی ورق ۱۱۴ +

سید غلام علی شاہ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلمہ

اسماء معاونین

(۱) مولوی سید ... علی شاہ صاحب
(۲) حکیم سید احمد علیشاہ صاحب
(۳) حافظ سید ذوالفقار علیشاہ
(۴) مولوی ڈاکٹر سید اکبر علیشاہ

نقل دستخط صدر جلسہ بحروف انگریزی

دیویداس صاحب ہیڈ ماسٹر آریہ ڈی ہائی سکول جلال پور جٹاں

ٹھیک ساڑھے چھ بجے سے لیکر ساڑھے سات پر ختم کیا گیا

(نقل دستخط محافظ) جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل

شام کے پورے آٹھ بجے پرچہ لکھنا شروع ہوا۔ سید ذوالفقار علی شاہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

پرچہ آخری جواب جواب الجواب

(۱) آپ پھر افسوس کرتے ہیں کہ مسلمات شیعہ سے کچھ نہیں لکھا۔ گویا آپ کے نزدیک نہج البلاغہ اور اسکی شرح مصنفہ ابن ابی الحدید اور کلینی اور تفسیر مجمع البیان اور ناسخ التواریخ اہل سنت کی کتابیں ہونگی۔ اللہ رے واقفیت اپنے مذہب سے ✣

(۲) قرآن کریم سے قریباً آٹھ آیتیں پیش کی گئیں وہ بھی سنیوں کی کتاب ہی آپ کے نزدیک ہوگی۔ غالباً آپ کا قرآن تو امام غائب کے ساتھ ہی غائب ہوگا ✣

(۳) ایک اور آیت لیجئے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کے جو مہاجر مجاہد فی سبیل اللہ ہوئے اور انکو پناہ دینے والے انصار ہوئے وہ پکے مومن ہیں۔ مہاجرین و انصار کا فیصلہ حضرت علی نے حجت مانا ہے۔ وہ خط جو انہوں نے معاویہ کو لکھا۔ اگر تحقیق نہ ہوتی تو موجب رضاء الٰہی اسکو قرار نہ دیتے۔ کیا آپ کے نزدیک اگر معاویہ یہ کہہ دیتا کہ چونکہ آپ کے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ اسلئے آپ اپنی خلافت کا ثبوت صحیح دیجئے تو میں تب مانونگا۔ تو انکے پاس کیا جواب تھا۔ آخر کبھی بھی تو انہوں نے اپنی خلافت کا صحیح ثبوت پیش کیا ہوتا ✣

(۴) آپ کا یہ پیش کرنا کہ مسلم میں عمرؓ کا قول ہے۔ کہ علیؓ کی رائے اسکے اور ابوبکرؓ کے متعلق کاذب غادر آثم اور خائن کی ہے۔ اور اسکے ساتھ عباس عم رسول اللہؐ کو بھی شامل کیا ہے۔ کاش اسکے ساتھ عباسؓ کی رائے علیؓ کے متعلق بھی بیان کر دیتے جو عم رسول اللہ ہیں جو عمرؓ کے سامنے علیؓ کی شکایت پیش کرتے ہوئے کاذب غادر خائن

آثم الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ علیؓ نے تو اپنے الفاظ میں یہ شیخین کی نسبت قطعاً نہیں کہا۔ یہ تو عمرؓ نے انکو ڈانٹتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث کہ رسول اللہ کا ورثہ مال کی صورت میں تقسیم نہیں کیا جائیگا۔ پھر ابوبکرؓ کی عدالت میں آئے۔ پھر میری عدالت میں فیصلہ لیا۔ کیا ابوبکرؓ اور مجھکو کاذب وغیرہ سمجھتے ہو۔ چاہئے تھا کہ علیؓ کہتے کہ ہاں صاحب ایسا ہی خیال کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ الفاظ جو مسلم میں وارد ہوئے ہیں۔ یہ حدیث بخاری اور ابوداؤد میں ہے۔ لیکن یہ چار القاب اُن میں نہیں۔ کیونکہ یہ مسلم کی ان احادیث میں سے ہے جو انہوں نے ادنے طبقہ کی بیان کی ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی کتاب کے مقدمہ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ مقدم میں وہ حدیثیں لاؤنگا جنکے راوی اعلیٰ ہونگے۔ اور اسکے بعد ادنے لوگوں کی۔ چنانچہ یہ حدیث اپنے محل کے لحاظ سے باب کی چوتھی حدیث ہے ورنہ جو عقیدہ عمرؓ اور ابوبکرؓ کی نسبت بالفاظ علیؓ مسلم نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے ✣

فالتفت اليه فاذا هو علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منك وايم الله انكنت لاظن ان يجعلك الله مع صاحبيك وذالك انی كنت اكثر اسمع رسول اللهؐ يقول جئت انا و ابوبكر و عمر الحديث (مسلم جلد ۲ صـ ۳۱۷ مطبوعہ مصر) ابن عباس حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ علیؓ انکی چارپائی کے پاس آئے۔ اور ترحم ظاہر کیا عمرؓ پر۔ اور کہا کہ اے عمرؓ تو نے کوئی ایسا شخص اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔ کہ وہ میرے لئے نمونہ ہو کہ ان جیسے اعمال کر کے میں اللہ کے دربار میں جاؤں۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملائیگا۔ کیونکہ میں اکثر دفعہ رسول اللہ کے الفاظ میں تیرا اور ابوبکر کا ذکر اکٹھا ہی پاتا تھا ✣

(۵) حضرات اصحاب ثلاثہ مسلم اور مہاجر تھے۔ چنانچہ نہج البلاغہ اور اسکی شرح

سے پہلے پرچہ میں بتایا گیا ہے کہ وہ مہاجر مسلمان تھے۔ اور اُنکے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو کوئی بیجا ایذا نہیں پہنچی۔ حق کے لئے کسی کو تکلیف پہنچانا وہ خدا کی طرف سے جزا ہے نہ کہ پہنچانے والوں کی طرف سے۔ اگر غلطی سے زہرا ناراض ہوئیں۔ تو پھر اُن کا راضی ہونا بھی آپ کی کتابوں سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ اور دو دفعہ علیؓ سے فاطمہ کا ناراض ہونا ثابت ہے اور علیؑ کا اُنکو راضی کرنا ثابت نہیں جیسا کہ مفصل پہلے لکھا جا چکا ہے۔

(۶) نہج البلاغہ کی شرح عبد الحمید ابن ابی الحدید شیعہ کی ہے۔

(۷) نہج البلاغہ میں جو ابو بکرؓ یا عمرؓ کی تعریف کی گئی ہے۔ اُسکے بعد یہ فقرہ کہ وہ چلا گیا۔ اور لوگوں کو ایسے طریقوں کو چھوڑ گیا کہ اب گمراہ اس میں راستہ نہیں پا سکتا۔ یہ تو فقرہ حضرت علیؓ کی مذمت ہے۔ جب علیؑ جیسا نور بیٹھا ہو تو کیوں لوگ ہدایت نہیں پاتے۔ اور عمرؓ کی یہ مذمت نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اسکے متعلق کہ چلے ہیں کہ اُسنے خدا خوفی سے اسکے حقوق ادا کر دیئے۔

(۸) ہم نے جو حضرت علیؓ کے قول سے عثمانؓ کی مساوات علمی کو ثابت کیا ہے وہ تو اُنکے صاف الفاظ سے ظاہر ہے۔ باقی علیؓ لوگوں کے خیالات سے متاثر ہو کر خلیفہ وقت کو نصیحت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو لوگوں کا سفیر قرار دیتے ہیں۔

(۹) فاطمہؓ کا ابوبکرؓ کے پاس شرعی حکم سمجھکر نہ جانے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے دعوے میراث پیش کیا ہے۔ اور پہلے پرچہ میں اصول کافی کے حوالہ سے بتایا جا چکا ہے کہ میراث اور دین کا دعوے اگر مدعی کا حق بھی ہو تو بھی غیر شرعی حاکم کے پاس لے جانا گناہ عظیم ہے۔ اور اگر وہ اسکے حق میں فیصلہ کرے۔ تو اسکا لینا مدعی کے لئے حرام ہے۔

(۱۰) تعجب ہے کہ ابوبکرؓ کی پیش کردہ حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقہ

کو آپ ناشنیدہ حدیث بتاتے ہیں۔ حالانکہ اس حدیث کو ماننے والے اور جاننے والے علاوہ ابوبکرؓ کے مندرجہ ذیل اصحاب ہیں۔ علی۔ عمر۔ عباس۔ عبد الرحمن بن عوف عثمان۔ سعد۔ زبیر بن عوام۔ حذیفہ ہیں۔ اور اسی کی تائید شیعوں کی مسلمہ کتب سے لیجئے۔ ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثھم (اصول کافی کتاب العلم صـ۱۷) کہ انبیاء نے درہم اور دینار کا وارث نہیں بنایا۔ صرف اپنی باتوں کا وارث کیا ہے۔ جیسا سلیمان داؤد کا وارث ہوا ویسے ہم محمدؐ کے وارث ہیں (اصول کافی صـ۱۴۷)۔

(۱۱) اصحاب ثلاثہ کے بزدل ہونے کی اچھی کہی جب تک وہ زندہ رہے شیر خدا کو دم نہ لینے دیا۔ چڑیوں کے لئے بسیرے ہوتے اور لومڑیوں کے لئے ماندیں پر اسد اللہ الغالب علی کل غالب کو چپہ بھر زمین کا مالک نہ ہونے دیا۔ اور آپ کی پیش کردہ آیت جس میں مومن کی شان بیان کی گئی ہے کہ انتم الاعلون کہ تم ہی اونچے رہو گے علیؓ کو خاصہ فائق ثابت کرتی ہے۔ کیا اس آیت سے آپکو یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اصحاب ثلاثہ بوجہ غالب ہونیکے مومن ہیں۔

(۱۲) اور آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت علیؓ نے حضرات ثلاثہ کی بیعت سے انکار کیا ہے اپنی کتابوں سے پرلے درجے کی ناواقفیت پر دال ہے۔ اصحاب ثلاثہ کی انہوں نے بیعت کی۔ آپ ناسخ التواریخ ہی پڑھ لیتے۔ کہ جس میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی بیعت کے علاوہ حضرت عثمانؓ کی بیعت کے متعلق لکھا ہے۔ ثم مد یدہ فبایع (ناسخ التواریخ جلد ۲ کتاب دوم صـ۴۹۳) کہ حضرت علیؓ نے ہاتھ بڑھایا اور بیعت کی۔

ہم نے قرآن مجید سے اصلی دلائل پیش کئے بعد کتب شیعہ سے پوری تائید پیش کی۔ اور جو کچھ سوالات شیعہ کی طرف سے پیش کئے گئے۔ اُن کی تردید کی۔

اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا اُن کی طرف سے قرآن کے مقابلے میں قرآن۔ حدیث کے مقابلے میں حدیث۔ اور تاریخ کے مقابلے میں تاریخ نہیں پیش کر سکے۔ اور جو کچھ انہوں نے پیش کئے۔ اُن کے حوالوں کی غلطیاں اس سے پہلے پرچہ میں بتا چکے ہیں۔ ایک نمونہ اس میں بھی لکھا جاتا ہے ÷ انہوں نے لکھا ہے کہ کامل جلد ۳ صفحہ ۸۷ میں لکھا ہے۔ کہ صحابہ نبی نے حضرت عثمان رض پر یہ اعتراض کیا کہ تُم نے دین نبی کو بگاڑ دیا ہے اور مفسدہ میں ڈال دیا ہے۔ حالانکہ یہ کامل کے اس صفحہ میں موجود نہیں ہے۔ ایسے ہی مشکوٰۃ کی حدیث کے معنے غلط کئے ہیں کہ اگر موسے ظاہر ہوتے واسطے تمہارے تو تم پیروی کرتے اُن کی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو۔ اور البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھے راستہ سے۔ حالانکہ حدیث کے الفاظ لو بدء لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ہیں۔ کہ اگر موسے کے ظاہر ہونے پر اس کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو۔ تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ ÷ اور اس سے پہلے پرچہ میں باوجود تقاضا کرنے کے بھی حوالجات کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں ÷ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ÷

مناظر

حافظ روشن علی صاحب۔ بقلم جلال الدین شمس مولوی فاضل

معاونین

(۱) مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل (۲) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل

(۳) مولوی عبد الرحمن صاحب بھراچی (۴) جلال الدین شمس مولوی فاضل

ٹھیک ۹ بجے شب کے تحریر ختم ہوئی

سید ذوالفقار علی بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونتوکل علیہ وصلی اللہ علی محمد والہ الطاہرین ؕ

اما بعد:۔ دعوے شیعہ اثنا عشریہ بمقابلہ اہلسنت والجماعت۔ کہ:

جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل و نائب برحق ہیں ÷ ابوبکر و عمر و عثمان ایماندار نہ تھے اور نہ محمد رسول اللہ کے خلفاء یعنے نائب برحق تھے ÷

تاریخ مناظرہ ۲۵ و ۲۶ فروری سنہ ۱۹۲۳ء ہوگی

سید سیف علی شاہ ساکن جلال پور جٹاں بقلم خود

۲ ر فروری سنہ ۱۹۲۳ء

رام سرن داس شاہ بقلم خاص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونستعینہ ونتوکل علیہ فھو السمیع البصیر وصلی اللّٰہ علیٰ محمد و آلہ الطیبین

(۱) ہم پر خلافت بلافصل علیؑ اور عدم ایمانداری حضرات ثلاثہ کی اور اُن کا خلیفہ نبیؐ نہ ہونا بمقابلہ اہلسنت والجماعۃ رکھا گیا ہے۔ جسکے بارے میں ہم فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ پہلے آیۂ قرآنی پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الیٰ آخرہ۔ اس آیت کے بموجب جناب علیؑ رسولؐ اللہ کے خلیفہ بلافصل ہیں۔ کیونکہ آیت میں ولی بمعنے حاکم ہے نہ کہ بمعنے دوست وغیرہ۔ اس واسطے کہ اگر لفظ ولی کے معنے حاکم نہ لئے جاویں تو لفظ انما کا یہاں پر مذکور ہونا کچھ حقیقت نہ رکھے گا۔ اور تفسیر کبیر فخر الدین رازی اور تفسیر غرائب القرآن اور مطالب السئول اور تذکرہ خواص الامۃ وغیرہ کتب اہلسنت والجماعت میں موجود ہے۔ کہ یہ آیت شان جناب علیؑ میں نازل ہوئی ہے۔ پس جبکہ خدا کا مقرر کیا ہوا حاکم موجود ہو۔ تو اُسکی موجودگی میں کسی دوسرے کو حکومت دینی یعنے خلافت نبیؐ کا وارث یا مالک سمجھنا سراسر باطل ہے۔

پس جبکہ اسکی موجودگی میں اور کوئی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ تو علی کے خلیفہ بلافصل رسولؐ ہونے میں کوئی شک نہ رہا۔

(۲) ترجمہ تاریخ ابو الفدا جلد ۱ صفحہ ۲۷۷۔ تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۲۸۔ روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۵۱۔ کنز العمال جلد ۶ کتاب الفتن صفحہ ۳۹۷ میں ہے۔ کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ علیؑ میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے۔ تمہارے درمیان۔ اسکی سنو اور اطاعت قبول کرو چونکہ رسولؐ اللہ نے سوائے علیؑ کے اور کسی کے لئے ایسی نص نہیں فرمائی۔ لہذا علیؑ کے خلیفہ بلافصل ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا۔

(۳) خصائص نسائی مترجم صفحہ ۳۔ حدیث نمبر ۲۳ میں ہے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے اے علیؑ تو میرا خلیفہ ہے ہر ایماندار میں بعد میرے۔ چونکہ ایسی نص حضرت صلعم نے سوائے علیؑ کے اور کسی کے حق میں نہیں فرمائی۔ لہذا ثابت ہوا کہ خلیفہ بلافصل علیؑ ہی ہیں۔

(۴) ازالۃ الخفا قلمی ورق ۷۴۴ میں ہے کہ علیؑ کے بارے میں فرمایا حضرتؐ نے اما ترضی ان یکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لیس بعدی نبی انہ لا ینبغی ان اذھب الا انت خلیفتی۔ رسولؐ اللہ کی طرف سے یہ نص صریح ہے۔ کہ علیؑ بعد آنحضرتؐ خلیفہ بلافصل ہیں۔ کیونکہ اور کسی کے بارے میں ایسا نہیں فرمایا۔

(۵) ازالۃ الخفا قلمی ورق ۷۴۴۔ اور خصائص نسائی مترجم صفحہ ۳۵ میں ہے کہ فرمایا رسولؐ خدا نے کہ علیؑ ولی ہیں ہر مومن کے پیچھے میرے۔ اس حدیث میں ولی بمعنے دوست نہیں ہے۔ کیونکہ دوست تو ہر مومن کے رسولؐ اللہ کی حیات میں بھی تھے۔ اور کسی وقت میں بھی وہ جناب کسی مومن کے دشمن نہیں تھے۔ پس معلوم ہوا کہ حدیث میں ولی بمعنے حاکم لغات عرب اور قرآن مجید میں موجود ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۵ رکوع ۴ وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ۔ اور پارہ ۲۵ رکوع ۲ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ وَھُوَ یُحْیِی وَیُمِیْتُ ملاحظہ ہو۔

(۶) خصائص نسائی مترجم صفحہ ۸۴ میں ہے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے کہ اللہ میرا ولی ہے۔ اور میں مومنین کا ولی ہوں۔ اور جس کا میں ولی ہوں اُس کا علیؑ ولی ہے اس حدیث میں بالکل صاف ہے۔ کہ اللہ رسولؐ اللہ کا حاکم ہے۔ اور مومنین کے حاکم رسول اللہ ہیں۔ اور جسکے حاکم رسولؐ اللہ ہیں اُسکے حاکم علیؑ ہیں۔

(۷) حدیث ثقلین یعنے انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی

اھلبیتی الخ جو کہ کتاب مشکوٰۃ و مشارق الانوار صفحہ وغیرہ میں اہلسنت والجماعۃ کے موجود ہے۔ اور صاحب صواعق محرقہ نے لکھا ہے کہ بیس سے زیادہ طرق کے ساتھ یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ دیکھئے براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ علی رسول اللہ کے خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اس لئے کہ وہ اہلبیت رسول میں ہے (چنانچہ دیکھئے مشکوٰۃ باب مناقب اہلبیت) اور روضۃ الندیہ میں ہے کہ علیؑ راس اہل البیت ہیں۔ اور دراسات اللبیب میں ہے کہ اہلبیت معصوم ہیں۔ پس نتیجہ صاف یہ نکلا کہ علیؑ معصوم ہیں۔ اور معصوم کے ہوتے غیر معصوم حاکم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کوئی بھی فرد بشر نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرات ثلاثہ معصوم تھے پس کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ علیؑ جیسے معصوم کی موجودگی میں حضرات ثلاثہ جو غیر معصوم ہیں خلیفہ ہو سکیں +

(۸) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات ثلاثہ رسول اللہ کی طرف سے مامور تھے۔ کہ پیروی کریں علیؑ کی۔ اور ان کے محکوم رہیں۔ کیونکہ حضرات ثلاثہ اہلبیت میں سے تو ہیں نہیں۔ اور نہ حکم رسولؐ قیامت تک کے لوگوں کے لئے یکساں ہے کہ وہ اہلبیت کے مطیع و محکوم رہیں۔ ورنہ گمراہی اور ضلالت سے بچ نہیں سکتے اور جو شخص اہلبیت کی موجودگی میں حاکم یعنے خلیفہ نبی بن بیٹھے۔ اور اہلبیت سے اپنے لئے بیعت چاہے کیا وہ حکم رسولؐ کا مخالف نہ ہوا۔ اور گمراہی و ضلالت میں نہ پھنسا۔ تو کیا گمراہ اور ضال ایماندار ہو سکتے ہیں۔ اور پھر اس پر یہ کہ خلیفہ نبیؐ کہلائیں۔ العجب ثم العجب +

(۹) ازالۃ الخفا قلمی ورق ۴۷۴ ۔ خصائص نسائی مترجم۔ مشکوٰۃ وغیرہ کتب مستندہ اہلسنت والجماعۃ میں موجود ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے۔ کہ جس کا میں مولےٰ ہوں اس کا علیؑ مولےٰ ہے۔ مولیٰ کے معنے ہیں اولیٰ بالتصرف۔ چنانچہ

دیکھئے صحیح بخاری کی تفسیر سورۃ الحدید میں۔ پس جبکہ اولیٰ بالتصرف موجود ہے اور ایسا اولیٰ بالتصرف کہ خود جسکو حضرت عمرؓ نے اولےٰ بالتصرف مانا ہوا ہے۔ کہ یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولیٰ کل مومن و مومنۃ (دیکھئے مشکوٰۃ ربع ۴ صفحہ ۲۹۷) تو اُن کی موجودگی میں حضرت عمر کا اپنی حکومت و خلافت کا مدعی ہونا حضرت عمرؓ کے لئے کیونکر منافی ایمانداری نہ ہوگا۔ کیونکہ اپنے کہے کا خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی کتاب الایمان میں ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے خدا فرماتا ہے یَقُولُونَ بِاَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ اور حضرت عمرؓ و حضرت ابوبکرؓ ایماندار ہوتے۔ تو جناب علیؑ جو معصوم ہیں انکو ہرگز کاذب خائن غادر آثم نہ جانتے اگر کہئے کہ صحیح مسلم میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت عباسؓ نے جناب امیرؑ کو بھی ایسے الفاظ سے یاد کیا تو یہ صحیح مسلم اہلسنت والجماعت کی کتاب ہے شیعہ اثنا عشریہ پر کیونکر حجت ہو سکیگی۔ اور شیعہ یہ کب مانتے ہیں کہ اہلسنت والجماعت کی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے۔ بلکہ بہت سا حصہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں کی عدم دیانتداری کی وجہ سے یہ بھی اعتبار نہیں رہا۔ کہ انہوں نے جو کچھ بھی فضائل اہلبیت میں لکھا ہے۔ وہ بطیب خاطر لکھا ہے۔ یوں تو کلمہ پڑھنے کو منافق بھی پڑھ لیا کرتے ہیں۔ مگر جب تک دل سے کلمہ کی تصدیق نہ کرینگے انکا کلمہ پڑھنا بھی قبول نہ کیا جاویگا چنانچہ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ذرا غور کیجئے۔ کہ منافق بیچارے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ رسالت رسول برحق کی شہادت دے رہے ہیں۔ اور خدا شہادت دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں

تو معلوم ہو کہ ایمانداری کسی اور ہی چیز کا نام ہے ✤

ہم اہلسنت والجماعت کی کتابوں سے اس واسطے اپنے دعوے کی دلیل پیش کیا کرتے ہیں بمقابلہ اہلسنت والجماعت تاکہ ان کو مجال چون و چرا نہ رہے۔ کیونکہ وہ ان کی مانی ہوئی کتابیں ہیں۔ اگر ہم ایسی کتاب سے دلیل پیش کریں۔ جو اُن کے مذہب کی نہ ہو۔ تو وہ کیونکر اُسے لینے اور حجت مان لینگے دیکھئے اپنی مسلّمہ کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی میں کہ اس میں صاف لکھا ہے کہ ھذا اللفظ الذی وقع لا یلیق ظاھرہ بالعباس وحاش لعلی ان یکون فیہ بعض ھذہ الاوصاف فضلاً عن کلھا۔ اور اس میں بھی اچھی طرح غور کر لیجئے۔ کہ اس ساری حدیث کو کسی طرح سے شارح صحیح مسلم نے مجروح و مقدوح نہیں کیا ✤

(یہاں سیف علی شاہ سے امداد لیکر پارہ ہفت قرأت نکلوایا۔ محمد عبدالرحمن)

(۱۰) سورۃ الانشراح کی تفسیر میں دیکھئے۔ رسول اللہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔ اِذا فرغت من امر النبوۃ فانصب خلیفۃ (پارہ ہفت قرأۃ مطبوعہ حیدری بمبئی) ✤

تو اب اہلسنت والجماعت فرمائیں کہ اس حکم کے بموجب رسول اللہ نے کسکو خلیفہ مقرر کیا ہے کیا حضرات ثلاثہ کو یا علی مرتضیٰ کو۔ بیشک حضرات اہلسنت والجماعۃ ہرگز کہیں نہیں دکھلا سکتے۔ کہ رسول اللہ نے حضرات ثلاثہ کو خلیفہ کیا۔ ہاں یہ دکھلا دینگے۔ کہ ان کی خلافت کی بنا اہل سقیفہ کی پنچایت پر ہے۔ اور عوام کو خوش کرنے کے لئے یہ کہدینگے۔ کہ اہل سقیفہ کا فعل خدا کا فعل ہے۔ اگر یہی بات ہے تو اہل سنت کے پاس کیا دلیل ہے کہ کسی چور یا بطال کے فعل کو فعل خدا نہ کہیں یہ بات بھی واضح ہو جانا چاہئے کہ اہل سقیفہ اُسی تعریف کے موافق و مطابق مہاجر

تھے۔ جو صحیح بخاری سے اس سے پہلے پرچوں میں بعہ اثناعشریہ دکھلا چکے ہیں دیکھئے جن مہاجرین و انصار کے معاملات باہمی مشورت سے طے پایا کرتے ہیں (نوٹ مولوی فیض محمد نے امر کی قسمیں مختصر معانی سے دریافت کی گئیں۔ اور انہوں نے سولہ قسمیں بتائیں محمد عبدالرحمن) وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الخ جو اوصاف ان لوگوں کے جنکے معاملات باہمی مشورت سے طے پاتے ہیں۔ اس آیہ میں مذکور ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی ایک وصف بھی اہل سقیفہ میں پائی جاتی ہے۔ اور اس امر کو اہل سنت والجماعت امر خلافت ثابت کر سکتے ہیں؟

(۱۱) ذرا دیکھئے مطالب السئول اور تذکرہ خواص الامۃ میں یوم غدیر کا احوال کہ جس وقت رسول اللہ نے ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کے درمیان جناب علیؑ کو حاکم اور اولیٰ بالتصرف تمام مومنین پر مقرر فرمایا ہے۔ تو پھر معلوم ہو کہ علیؑ خلیفہ بلافصل ہیں یا نہیں۔ اور جو کوئی علیؑ کو مولیٰ نہ جانے وہ وصف ایمانداری سے علیحدہ ہوتا ہے یا نہیں ✤

میرے اہل سنت والجماعت بھائیو! دنیا کی چندروزہ حکومت کسی طرح سے مل جانے پر کوئی شخص خلیفہ نبیؐ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ جارج پنجم اور قیصر جرمن اور بالشویک سب خلفائے نبیؐ ہو جائینگے۔ اور آیت استخلاف کے پورے پورے مصداق۔ بقول اہلسنت والجماعت۔ اور حضرات ثلاثہ سے کہیں بڑھ جائیں گے کیونکہ جتنی حکومت ملکی جارج پنجم۔ قیصر جرمن وغیرہ کی ہے۔ اتنی حضرات ثلاثہ کی وسعت ملکی نہ تھی ✤

(۱۲) حضرت حفصہ بنت حضرت عمرؓ زوجہ رسول تھیں۔ پس وہ حضرت فاطمہؑ کی ماں ٹھہریں۔ تو اب حضرت عمرؓ فاطمہؑ کے نانا ہوئے بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نانا فاطمہؑ کے فاطمہؑ کی بیٹی ہے جو حضرت عمرؓ کی پرنواسی ٹھہریں۔ بقول

اہلسنت نکاح کریں ۔ اور اس پر تعجب کہ حضرت عمرؓ اس وقت ۶۴ یا ۶۵ سال کے ہوں ۔ اور اُن کی پڑنواسی حساب کرنے سے کوئی ۵ ۔ ۶ سال کی ہو ۔ واہ رے موافقت قرآن ؎

(۱۳) حضرت فاطمہؓ تا دم زیست حضرت ابوبکر پر راضی نہ ہوئیں ۔ دیکھئے صحیح بخاری ص ۳۵۴ ؎

(۱۴) حافظ روشن علی صاحب کل بالاعلان فرما چکے ہیں کہ شیعہ اثنا عشریہ کے مقابل خارجی ہوا کرتے ہیں ۔ اب اہل سنت خود ہی انصاف فرمائیں ۔ کہ بقول حافظ صاحب اپنے منتخب کردہ مناظر کے وہ کیا ٹھیرے ؎

سید غلام علی شاہ ۔ مناظر شیعہ اثنا عشریہ لعلمہ

معاونین:
- جناب سید اکبر علیشاہ صاحب
- جناب حکیم جمشید علی صاحب
- جناب ذوالفقار علی شاہ صاحب
- جناب سید عنایت علی شاہ صاحب

صدر جلسہ

نقل دستخط بحروف انگریزی
لالہ ملک راج صاحب سیکنڈ ماسٹر
ایس ڈی بی ہائی سکول جلالپور جٹاں

نقل دستخط حافظ

پرچہ گیارہ بجے رات ختم ہوا
محمد عبدالرحمٰن آبادی بھراجی بقلم خود

(نوٹ)
میں نے ایک سگرٹ تانبا کر اہل شیعہ سے لیکر پیا ۔ محمد عبدالرحمٰن

آٹھ بجے ہم منٹ پر شروع کیا گیا ۔ سید ذوالفقار علی محافظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

پرچہ اوّل جواب

شیعان نے حضرت علیؓ کے خلیفہ بلافصل ہونے کے لئے دو آیتیں پیش کی تھیں

اوّل اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الآیۃ

جواب یہ دلیل بالکل صحیح نہیں ۔ جسکے وجوہ یہ ہیں :۔

کہ لفظ اِنَّمَا کلمہ حصر کا ہے ۔ جس سے یہ ظاہر ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے مراد اگر علیؓ ہوں ۔ تو باقی ائمہ مسلمہ شیعہ کی خلافت باطل ہوتی ؎

وجہ دوم یہ کہ لفظ وَلِی دوست اور ناصر اور حاکم کے معنے میں مشترک ہے لفظ مشترک کسی ایک معنے میں قطعی حجت بلا دلیل نہیں ہو سکتا ؎

وجہ سوم وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لفظ جمع ہے ۔ پس اس سے مراد صرف علیؓ لینا تحکم ہے

وجہ چہارم يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ۔ زکوٰۃ دینا علیؓ پر صادق آ نہیں سکتا ۔ جب تک کہ ثابت نہ کیا جائے ۔ کہ وہ مالک نصاب آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا ؎

وجہ پنجم یہ ہے کہ اگر الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا آیت مذکورہ میں سے مراد علیؓ ہو ۔ تو اس سے دوستی کرنے والے گروہ کو اللہ تعالےٰ نے غالب فرمایا ہے ۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے

وجہ ششم اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا میں پہلی صفت ایمان ہے ۔ ایمان علیؓ کی کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی ۔ کوئی شبہ کر سکتا ہے ۔ کہ وہ بوجہ آنحضرتؐ کے گھر میں پرورش پانے سے بظاہر ساتھ ملا ہوا ہو ۔ اور رشتہ فاطمہؓ کی وجہ سے ہجرت کی ہو ؎

وجہ ہفتم جو حوالجات سنیوں کی کتب سے پیش کئے گئے ہیں ۔ اس لئے کہ مراد اس آیت میں علیؓ ہیں ۔ ان کا اندراج بغرض تردید قول شیعہ ہے نہ کہ اصل قول کے لحاظ

سے سنیوں کے نزدیک حجت کتاب اللہ ہے اور وہ حدیث رسول اللہ ہے جو صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو۔ یا چار اماموں میں سے کسی کا قول خود اس امام کی کتاب میں سے دکھایا جاوے۔ اول سے آخر تک کتاب اللہ جیسا وہ کسی کو صحیح نہیں جانتے ÷

وجہ ہشتم۔ اس آیت میں ولی کے معنے محب و ناصر کے معنے اولے ہیں۔ کیونکہ یہ آیت نصاریٰ اور یہود کی دوستی سے روکنے کے بعد اللہ اور رسول اور مومنوں کی دوستی کی ترغیب دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں یہ آیت اصحاب ثلاثہ کی تائید میں ہے جس کی دو وجہیں ہیں ÷

ایک یہ کہ اس آیت سے پہلی آیت یہ ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ الآیۃ کہ اے مسلمانو جو مرتد ہوگا تو خدا ایک غالب قوم کو لائیگا جو کافروں پر غلبہ حاصل کرینگے اور مومنوں کے ساتھ نرمی کرینگے۔ اور مجاہد فی سبیل اللہ ہونگے۔ عرب لوگ مرتد ہوگئے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد پھر اُن کے مسلمان بنانے کے لئے سوا ابوبکر اور اُسکے اصحاب کے اور کون کھڑا ہوا؟

دوسری وجہ یہ کہ اس آیت کے بعد وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے دوستی رکھنے والوں کو اللہ کا غالب گروہ قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ اصحاب ثلاثہ ہیں ÷

علاوہ ازیں اگر وہ خلیفہ بلافصل تھے۔ تو جب ابوبکرؓ کی طرف وہ بلائے گئے تو تب انکو اعلان کرنا چاہئے تھا۔ عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کے وقت انکو اعلان کرنا چاہئے تھا۔ حالانکہ انکو لوگوں نے مجبور کرکے خلیفہ بنایا۔ چنانچہ نہج البلاغہ مشہدی ورق ۳۰ ۔ اور ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب دوئم ص۱۰ میں لکھا ہے

دعونی والتمسوا غیری .. .. وان ترکتمونی فانا کاحدکم ولعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم وانا لکم وزیرا خیر الکم منی امیرا

جس کا حاصل یہ ہے۔ لوگو مجھے چھوڑ دو۔ کسی اور کو تلاش کرو۔ میں تمہیں بھی تم خلیفہ بناؤ گے

کرنا چاہئے تھا اور اپنی بیعت کے وقت انکو اعلان

اس کا خوب مطیع اور حکم سننے والا رہونگا۔ اور میرا وزیر رہنا تمہارے لئے نہایت اچھا ہے بنسبت میرے امیر ہونے سے ÷

پس علیؓ کا خلیفہ بلافصل ہونا شیعوں کا دعوے بلا دلیل اور سراسر باطل ہے ÷

(۲) نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ صرف کسی سنی کی کتاب سے کسی حوالہ کا بلا حوالہ لکھے کے نشان دے دینا سنیوں پر حجت نہیں۔ جب تک جو حدیث آپ نقل کریں سنیوں کے ائمہ تنقید سے اس حدیث کی تصحیح اور اُن روات کا ثقہ ہونا جو اسکی سند میں وارد ہیں ثابت نہ کریں۔ وہ کسی سنی پر حجت نہیں۔ اور نہ قابل التفات ہے۔ جتنی احادیث کا آپ نے حوالہ کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ نقل عبارت نہیں کی۔ اسلئے وہ قابل التفات نہیں ÷

(۳) ولی کے معنے آیت بالا میں اور حدیث خصائص نسائی میں حاکم کے معنے بالکل نہیں۔ کیونکہ تین حاکم ایک وقت میں کیسے جمع ہوسکتے۔ اللہ اور رسولؐ اور علیؓ۔ اور علیؓ ہر مومن کے حاکم کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مومنین تو قیامت تک ہے۔ نبیؐ تو تھوڑی مدت کے بعد فوت ہوگئے۔ اب اُن کی حکومت کہاں؟

(۴) حدیث الثقلین میں حضرت علیؓ کے خلیفہ بلافصل ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں لفظ عترت وارد ہے جسکے معنے یا تو ذریت کے ہیں۔ تب علیؓ آپ کی ذریت میں نہیں۔ اور یا اسکے معنے اتباع کے ہیں استعارۃً۔ تو اسمیں اصحاب ثلاثہ بھی شامل ہے۔ اور تعجب ہے کہ حضرات شیعہ اہل بیت کے تمام افراد کو نہیں مانتے۔ بلکہ بارہ آدمیوں کو خاص کرلیا ہے۔ تبھی تو اثنا عشریہ کہلاتے ہیں۔ اور اہلبیت میں اگر سبکو مانتے تو اہلبیتیہ کہلاتے ÷

(۵) دعوے معصومیت اہلبیت۔ یہ واقعات اور عقل اور قرآن کے خلاف

شیعوں کی بناوٹ ہے۔ واقعات میں سوائے بارہ امام کے اوروں کو معصوم حضرات شیعہ کیوں نہیں مانتے۔ عقلی وجہ ان کی عصمت پر کوئی قائم نہیں۔ قرآن مجید انکو معصوم نہیں قرار دیتا۔ بلکہ اُن کو رجس سے پاک کرنے کا محتاج قرار دیتا ہے۔ کیونکہ لفظ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ کہ خدا تمہارے سے گند دور کرنا چاہتا ہے۔ وجود گند کی دلیل ہے۔ ورنہ تحصیل حاصل ہے۔ جو کہ محال ہے۔ اور اہلبیت کو اس کا دعوے بھی نہیں۔ چنانچہ جنکو آپ راس الآل قرار دیتے ہیں۔ اُن کا قول تو اپنے متعلق ملاحظہ کیجئے:۔ "فانی لست فی نفسی بفوق ان اخطئ ولا امن ذلك من فعلی الا ان یکفی الله من نفسی ما ھو املك به منی فانما انا وانتم عبید ... ... فابدلنا بعد الضلالة بالهدی واعطانا البصیرة بعد العمی"۔ (نہج البلاغہ مشہدی صفحہ ۱۷۲) میں اپنے نفس میں ایسا فائق نہیں ہوں کہ غلطی نہ کروں۔ اور میں اپنے فعل میں غلطی کے وقوع سے امن میں نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری کفایت کرے۔ وہ میرے نفس کا مجھ سے زیادہ مالک ہے۔ میں اور تم لوگ سب خدا کے ہیں ... ... سو خدا نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت بخشی اور ہمیں بصیرت اندھے ہونے کے بعد بخشی +

(۶) حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ پیش کرنا کچھ مفید نہیں۔ کیونکہ اس سے خلیفہ بلا فصل ثابت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مولے کے معنے محل محبت ہیں جیسا کہ صیغہ ظرف سے ظاہر ہے۔ جسکے معنے یہ ہیں۔ کہ جو مجھ سے محبت کرے۔ وہ علیؓ سے بھی محبت کرے۔ یا جس سے میں محبت کرتا ہوں علیؓ بھی محبت کرتا ہے اور جس کا میں قریبی ہوں اس کا علیؓ بھی قریبی ہے۔ بخاری میں اولے بالتصرف نہیں لکھا۔ صرف اولے لکھا ہے۔ جسکے معنے زیادہ تعلق والی ہے۔ کیونکہ وہاں لفظ مولے نار کی صفت ہے +

(۷) باقی سنیوں کی کتابوں کے متعلق آپ عدم اعتماد ظاہر کرتے ہیں۔ اور سنی آپ کی کتابوں کو محض لغو جانتے ہیں۔ اسی واسطے تو قرآن کو حکم قرار دیا گیا ہے جس سے آپ کوئی صحیح دلیل پیش نہیں کر سکتے +

(۸) دوسری آیت جو علیؓ کا خلیفہ بلا فصل ہونا ثابت کرتی ہے۔ وہ بقول شیعہ سورہ الم نشرح ہے۔ کیونکہ اس میں لفظ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ آیا ہے جسکے معنے یہ کہتے ہیں کہ اے رسولؐ جب تو فارغ ہو۔ تو خلیفہ کھڑا کر +

جواب۔ مشہور مقبول قرآن میں صاد کی زبر کے ساتھ ہے جسکے لغت میں معنے تکلیف اٹھانا اور تھکنے کے ہیں۔ شیعوں کا خیال صاد کی زیر سے ہے۔ اور وہ سنیوں کے نزدیک صحیح نہیں۔ علاوہ ازیں علیؓ کی خلافت یہاں سے کیسی نکلی۔ جس کو رسول اللہؐ نے اپنی زندگی میں لوگوں کا امام کھڑا کیا۔ وہی خلیفہ برحق ہے۔ کیونکہ اسی کا دعوے۔ اسی کے ساتھ واقعات کی تائید۔ علیؓ کو نہ کسی نے کھڑا کیا۔ نہ انہوں نے خود دعوے کیا۔ اور نہ واقعات اُن کی تائید کرتے ہیں +

(۹) اور آیت وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ الآیۃ کے مصداق اصحاب ثلاثہ اور اُن کے اتباع ہیں" + واقعات تاریخ سے جو شخص اندھا نہ ہو۔ اس پر یہ امر منکشف ہے۔ چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مقدس جماعت کو تشبیہ دینا سوائے سیاہ دل کے اور کسی کا کام نہیں +

(۱۰) خم غدیر میں ایک لاکھ بیس ہزار کے سامنے علیؓ کو خلیفہ بلا فصل قرار دیا گیا ہے یہ شیعوں کا افترا ہے۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں۔ کیا ایک لاکھ بیس ہزار سارے کے سارے دو تین ماہ میں اس مسئلہ کو بھول گئے۔ اور کوئی بھی اسکو آنحضرتؐ کی وفات پر ظاہر نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ علیؓ بھی دعوے دار نہیں ہوتے۔ درپردہ حضرات شیعہ نہ خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ نہ قیامت سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ علیؓ کے متعلق وہ باتیں

بیان کرتے ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ تاکہ انکو بدنام کریں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے
کہ جب خدا اور رسولؐ کا مقصد یہی تھا۔ کہ علیؓ اور اسکی اولاد خلیفہ ہو۔ تو اتنی آیت
وہ نازل نہیں کر سکتا تھا۔ کہ علیؓ خلیفہ بعد نبیؐ ہے۔ اور آنحضرتؐ بیماری کے ایام
میں علیؓ کو امام نہیں بنا سکتے تھے؟ وصیت بھی بقول شیعوں کے یاد آئی۔ تو
آخری وقت میں یاد آئی جسکو پھر کر بھی نہ سکے۔ اگر علیؓ قلم و دوات نہ لائے تھے
تو حضرتؐ زبانی ہی فرما دیتے۔ کہ یہ میرے بعد خلیفہ ہوگا ✢

(۱۱) کہتے ہیں کہ ظاہری بناء کا ملنا خلافت ثابت نہیں کرتا۔ ورنہ حجاج چنگیز
وغیرہ بھی خلیفہ ہو جاوینگے ✢

کیا حجاج چنگیز بھی محمد رسول اللہ کا دین قائم کرتے ہیں۔ اور وہ بھی مہاجر ہیں
کہ جن سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ہم انکو اچھی جگہ دینگے؟ رسول اللہ کے دین
میں داخل ہیں۔ بیشک ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ برحق ہیں۔ اسلئے اپنے وعدہ کے
مطابق ان کی عزت کی اور مدد کی۔ اگر خدا کی تائید و نصرت سے اور آنحضرتؐ کا
دین پھیلانے سے کوئی خلیفہ نہیں ہوتا۔ تو پھر حضرات شیعہ کو یہ بتانا چاہیئے
کہ کوئی خلیفہ کس بات سے بنتا ہے کیا حضرات شیعہ کے نزدیک خلیفہ ہونے کے
لئے یہی نشان ہے کہ خلیفہ مارے بزدلی کے تقیہ کی چادر میں لپٹا ہے۔ اور
غیر شرعی حاکموں کے دروازے پر اپنے ٹکڑے کی خاطر جوتے چٹخاتا پھرے۔ اور
بقول ابو عبد اللہ بروایت اصول کافی طاغوت کی طرف اپنے فیصلے لیجاتے
اور مجبور کرکے اسے کوئی خلیفہ بناتے تو ملک کو سنبھال نہ سکے جس حریف کا وہ
مقابلہ کرتے ناکام مرے۔ خلیفہ کا بیٹا ساری خلافت اسی حریف کے سپرد
کر دے۔ آخر کونسی بات ہے جس سے خلیفہ شناخت کیا جاتے صرف آنی کسر
رہ گئی کہ کمال تقیہ نہیں ہوا کہ ہمیشہ کے لئے غار میں جا بیٹھتے ✢

(۱۲) سوال کرتے ہیں کہ عمرؓ کی لڑکی حضرتؐ کی بی بی تھیں۔ پس فاطمہؓ کی ماں ہوئیں
اور عمرؓ فاطمہؓ کے نانا ہوئے۔ تو فاطمہؓ کی لڑکی نواسی کی لڑکی سے شادی کرینگے ✢

جواب حضرات شیعہ معلوم نہیں کہ علیؓ کی شان میں کیا کہیں گے۔ کہ رسول اللہ
کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ پس علیؓ فاطمہؓ کے بھائی ہوئے۔ پس فاطمہؓ سے کیسے
علیؓ نے نکاح کیا۔ بہن بھائی کی کیسے شادی ہوئی۔ اور شیعہ صاحبان اپنی کتاب
ناسخ التواریخ کو بھی بھول گئے۔ جو ام کلثوم کے بطن سے ایک زید لڑکا بتاتے
ہیں۔ اور اسی طرح فروع کافی میں ام کلثوم سے حضرت عمرؓ کا نکاح ثابت ہے۔

(۱۳) شیعہ صاحبان کا یہ کہنا کہ اہلسنت کے منتخب مناظر نے شیعوں کے
مقابل میں آنا خارجیوں کا کام بتایا ہے۔ پس اہل سنت کیا ہوئے ✢

جواب یہ شیعان کا بے لذت جھوٹ ہے۔ اسلئے کہ مناظر منتخب نے یہ
کہا تھا۔ کہ اصل مقابلہ شیعوں کا خارجیوں سے ہے۔ کیونکہ وہ علیؓ اور اہلبیتؓ کے
دشمن ہیں نہ اہلسنت۔ باقی ہمارا مقابلہ شیعوں سے ایسا ہے جیسے ہم مسلمان
حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کو مانتے ہوئے نصاریٰ کے غلو کا مقابلہ کرتے ہیں۔
ہم بھی علیؓ اصلی کا ایمان اور خلافت مانتے ہیں۔ اور موہوم علی مخترع شیعہ
جو غلو سے پیدا ہوا ہے۔ اُس کا مقابلہ کرتے ہیں ✢

(۱۴) اور علی اپنے وقت میں بھی ایسا غیرتمند نہ ثابت ہوا۔ کہ آنحضرتؐ کو دو
منافقوں کی مجاورت سے بچا لیتا۔ ابو بکرؓ و عمرؓ ایسے ساتھی ہوئے کہ نہ زندگی میں
انہوں نے ساتھ چھوڑا۔ اور نہ بعد الموت۔ لیکن حضرت علیؓ نے اس شہر میں بھی رہنا
پسند نہ کیا۔ اور اپنی زندگی میں ہی وہاں سے ہجرت کر گئے ✢ **مناظر**

معاونین۔ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل ۔ حافظ روشن علی صاحب
مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل ۔ بقلم جلال الدین شمس مولوی فاضل

مولوی عبدالرحمٰن بھراجی

جلال الدین شمس مولوی فاضل

ایک بجکے چالیس منٹس پر ختم ہوا

سید ذوالفقار علی بقلم خود

(دستخط انگریزی) ملک راج نندا

۱۰ بجکر ۳ منٹ رات کو پرچہ شروع ہوا۔ محمد عبدالرحمٰن بھراجی بقلم خود

پرچہ جواب الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) آپ نے ایمان علیؓ کی دلیل پوچھی ہے۔ آپ پہلے یہ فرمائیے۔ کہ کیا علیؓ ایماندار نہ تھے؟ تاکہ ہم اُن کا ایماندار ہونا ثابت کریں +

(۲) آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الخ میں سنیوں نے شیعہ کی تکرار تردید کی ہے۔ تو اس سے شیعہ بھاگ گئے! حضرت! سنیوں کی جرأت ہی نہیں کہ شیعوں کی کسی بات کی بھی تردید کرسکیں۔ ورنہ دکھلائیے کہ شیعہ جو حضرات ثلاثہ کو کہتے ہیں۔ کہ وہ ایماندار نہ تھے۔ اور سچا ہونے کے دلائل اس پر دئے۔ آپ نے کیوں تردید نہیں کی +

(۳) آیہ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ تفسیر درمنثور میں ملاحظہ فرمائیے کہ نزلت هذه الایة یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ علی رسول اللّٰہؐ یوم غدیر خم فی علی ابن ابی طالب عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عهد رسول اللّٰہ صلعم یاایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالته الخ اب فرمائیے

کہ کہیں حضرات ثلاثہ کے بارے میں بھی ایسا حکم نازل ہوا ہے۔ ایسا حکم کیا؟ کوئی حکم بھی اُن کی خلافت کے لئے نازل نہیں ہوا۔ پھر علیؓ خلیفہ بلافصل کیوں نہ ٹھیریں؟

(۴) حدیث الحوض میں صحابہ کا بدعتی اور مرتد ہونا ملاحظہ فرمائیے (دیکھئے صحیح بخاری) اور پھر حضرت ابوبکرؓ کا بدعتی ہونا موطائے امام مالک میں دیکھ لیجئے چنانچہ ہم کل بھی دکھلا چکے ہیں۔ اب ذرا شیعہ کی تردید کیجئے۔ اور دکھلائیے کہ حضرت ابوبکرؓ بدعتی اور ارتدادی صفت سے کیونکر بچ سکتے ہیں؟

(۵) تاریخ الخلفا میں اولیات حضرت عمرؓ میں دیکھئے کہ اول من حرم المتعة اور فرمائیے کہ حضرت عمرؓ کو متعہ کے حرام کرنے کا اختیار کہاں سے حاصل ہو گیا تھا۔ حالانکہ متعہ کا حکم رسول اللہ نے دیا۔ اور صحابہ برابر متعہ کرتے رہے۔ اور کہیں رسول اللہ نے اس سے منع نہیں کیا۔ اور کیونکر منع کر سکتے تھے۔ جبکہ خدا کی طرف سے نص صریح حلت متعہ پر موجود ہے۔ اور وہ آیت کبھی اور کسی وقت میں منسوخ نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ علیؓ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عمرؓ متعہ کو حرام نہ قرار دیتے تو کوئی زنا نہ کرتا سوائے شقی کے۔ اب فرمائیے کہ جس چیز کو خدا اور خدا کا رسولؐ اور صحابہؓ کرام حلال و جائز رکھیں۔ اُسکو حرام قرار دینے والا کون ہوا؟ ایماندار یا غیر ایماندار۔ اور جو کچھ ہم نے متعہ کے بارے میں یہاں توجہ دلائی ہے۔ وہ اہلسنت والجماعت کی تفسیر غرائب القرآن اور تفسیر درمنثور سے ملاحظہ فرمالیجئے۔ اور آیہ متعہ کی قرأت میں بھی ان ہر دو تفسیر میں صاف لکھا ہے الی اجل مسمّی +

(۶) روضۃ الصفا میں حضرت ابوبکرؓ کا علی علیہ السلام کی طرف دربارۂ بیعت مکتوب بھیجنا۔ اور جناب علیؑ کی اُسکے جواب میں ناراضگی اور پھر دوسرے مقام پر یہ بھی کہ فرمایا جناب علیؑ نے "دست از دامن حق خویش باز ندارم" غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ اور دیکھئے کہ جناب امیرؑ نے اپنے استحقاق بیعت و خلافت کے واسطے

کہاں تک اتمام حجت کیا ہے ؟

(۷) معارج النبوت رکن چہارم میں ہے کہ مضر نے بعد از پیغمبر خدا مسلمان کہلانے والوں کی جماعت کو پوچھا۔ کہ وصی پیغمبر شما کیست۔ ابو بکر رضی اللہ عنہما اشارہ کرد برو بعلی آمد بود۔ دیکھئے حضرت ابو بکر خود جناب علی کو وصی رسول مان رہے ہیں ؟

(۸) حق تو یہ ہے کہ جس وقت رسول اللہ نے قریش کو دعوت نبوت دی اسی وقت اعلان کر دیا کہ علی میرا بھائی ہے۔ میرا وصی ہے۔ میرا خلیفہ ہے درمیان تمہارے اسکی سنو۔ اور اطاعت کرو۔ ملاحظہ ہو ترجمہ تاریخ ابو الفدا جلد اول۔ تاریخ طبری جلد ۲۔ تاریخ کامل جلد ۲۔ تفسیر معالم التنزیل جلد ۳۔ معارج النبوہ رکن ۳۔ اور کنز العمال جلد ۶ میں ؟

(۹) جناب علی اگر کسی خوف کی وجہ سے یا جوش آمد کے طور پر اعلان کئے ہوتے تو رسول اللہ انکو یوں نہ فرماتے۔ کہ علی میرے بھائی ہیں۔ وصی ہیں۔ خلیفہ ہیں تمہارے درمیان۔ ان کی سنو۔ اور ان کی فرمانبرداری کرو ؟

(۱۰) ہم کو اطاعت کرنے [illegible] [illegible]
چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ پس نتیجہ صاف نکلا کہ جو کوئی علی کی نہ سنے گا۔ اور اُن کی اطاعت نہ کریگا۔ اس کا خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں اور جو اپنی اطاعت کا اُن سے خواہاں ہو۔ اسکے ایمان کا ٹھکانا کہاں ہو سکتا ہے ؟

(۱۱) ذرا یہ بھی غور فرمائیے کہ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ جو صحیح السند ہو یا اہلسنت والجماعت کے چاروں اماموں سے کسی کا قول جو اسی امام کی کتاب میں لکھا ہوا دیا ہووے تو ہم بول سکے نزدیک حجت مانا جاوے۔ اور ان تین پیر دل کے

سوا اور کچھ حجت نہ مانا جاوے۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ اور پھر کیوں آپ شیعہ کے مقابل میں اہلسنت والجماعت کی کتابیں پیش کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ کے مقابل میں آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ کہ جس سے حضرات ثلاثہ کی خلافت یا ایمان ثابت ہو سکے ؟

(۱۲) مشکوٰۃ ربع چہارم میں ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں ان تومروا علیا ولا ارٰکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم معلوم ہوا۔ کہ علی تو ہی صراط مستقیم ہیں۔ اور آپ لوگ سورۃ فاتحہ میں پڑھتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم نہیں معلوم کہ حضرات ثلاثہ بھی یہ پڑھتے تھے یا نہ۔ اور بموجب اسکے علی کو ہادی جانتے تھے یا نہیں ؟

سید غلام علی شاہ منتظم

معاونین:
- مولوی سید اکبر علی شاہ صاحب
- حکیم جمشید علی صاحب
- حافظ سید ذو الفقار علی شاہ
- مولوی سید عنایت علی شاہ صاحب

پرچہ ۱۵ — ۱۳۴۳ [illegible] ان کو ختم ہوا۔ بقلم محمد عبد الرحمن قادری [illegible]

۱۰ ـ ۳م شروع ہوا۔ سید ذوالفقار علی بقلم خود

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جواب جواب الجواب

(۱) ہم پہلے پرچہ میں یہ لکھ چکے ہیں کہ ہم اس علی موہوم مصنوع شیعان کے ایمان کی دلیل پوچھتے ہیں۔ نہ اصلی علیؓ کے ایمان کی +

(۲) ہم نے شیعوں کے پیش کردہ تمام دلائل کا رد کیا ہے۔ کیونکہ در اصل دلائل نہیں۔ بلکہ توہمات اور مفتریات ہیں۔ پہلے بھی کئی دلائل سے اصحاب ثلاثہ کا ایمان شیعہ کی معتبر کتب سے ثابت کر آئے ہیں۔ جس کا شیعوں نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔ نمونہ کے طور پر چند اور لیجیے:۔

لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ کہ حضرت عمرؓ کے بعد مسلمانوں کے لئے کوئی مرجع نہیں۔ یہ علی حضرت عمر کو کہا۔ دیکھو نہج البلاغہ ورقہ ۴۵۔ اسی طرح فرمایا فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلھم ـــ اے عمر تو قطب بن اور عربوں کے ساتھ چکی چلا۔ اور ان کے ساتھ لڑائی کی آگ کو سلگا۔ علی اگر ان کو خلیفہ برحق نہ جانتے تھے یہ مشورہ کیوں دیتے۔ (نہج البلاغہ ورقہ ۱۴)

اور عثمانؓ کے بارہ میں حضرت علیؓ نے فرمایا:۔

لاسلمن ما سلمت الیہ امور المسلمین کہ میں بھی اس کے لئے تسلیم خم کرونگا۔ جسکے لئے مسلمانوں کے امور سپرد کئے گئے۔ (نہج البلاغہ ورقہ ۲۰)

اور اپنی بیعت کے وقت لوگوں سے حضرت علیؓ نے یہ کہا۔

ما کانت لی فی الولایۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیھا وحملتمونی علیھا (نہج البلاغہ ورقہ ۸۲)

مجھے نہ خلافت کی رغبت اور نہ والی ہونے کی حاجت تھی۔ اے لوگو تمہیں نے مجھے اس کی طرف بلایا۔ اور اس پر برانگیختہ کیا۔ تعجب ہے کہ شیعان کا دعویٰ کہ وہ منصوص خلیفہ ہیں۔ خود ان کا حال یہ کہ خدا کی مقرر کردہ خدمت کے لئے رغبت نہیں رکھتے لوگوں کے مجبور کرنے سے اسکو سنبھالتے ہیں۔ علی کی کوئی اپنی ذاتی رائے بھی تھی یا نہیں۔ بقول شیعان کے اصحاب ثلاثہ کی بیعت پر بھی وہ مجبور کئے گئے۔ اور اپنی خلافت کے متعلق بھی وہ لوگوں کا مجبور کرنا ہی بتا رہے ہیں جیسا کہ فرماتے ہیں:۔

تقولون البیعۃ البیعۃ فقبضت یدی فبسطتموھا ونازعتکم یدی فجاذبتموھا۔ (نہج البلاغہ ورقہ ۴۵) اے لوگو تم نے بیعت بیعت کہا میں نے تو تم سے اپنے ہاتھ کو بیعت سے بچانے کے لئے کھینچا پر تم نے زبردستی مجھ سے میرا ہاتھ بیعت کے لئے پھیلایا۔ اور ورقہ ۹۱ پر بھی ملاحظہ کیجیے۔

(۳) آیت یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ الآیۃ سے علی کی خلافت کا نام و نشان نہیں نکلتا شرائط میں تو یہ ہے کہ اصل دلیل قرآن سے ہو۔ مگر آپ کے پاس لوگوں کے اقوال ہیں۔ خدا کے کلام سے کوئی دلیل نہیں۔ اس میں علیؓ کا کہاں نام ہے اور خلافت کا کہاں تذکرہ ہے۔ ما انزل سے مراد اگر خلافت علیؓ ہوتی تو وہ قرآن کریم میں ضرور پڑھی جاتی کیونکہ لفظ انزل وحی پر دلالت کرتا ہے۔ اور قرآن میں شروع سے آخر تک علیؓ کا کہیں نام نہیں اس کی خلافت کا کیا ذکر۔ یہی تفسیروں میں ہی اسکو دیکھ لیا ہوتا کہ شیعہ نے اسکو صرف علیؓ کے لئے ہی نہیں لکھا بلکہ اور معنے بھی اس کے کئے ہیں۔ تو دلیل قطعی نہ ہوئی۔ وقال ابن عباس معناہ ان کتمت ایۃ مما انزل الیک فما بلغت رسالتہ ای لم تکن ممتثلا بجمیع الامر۔ کہ اگر تو قرآن میں سے کوئی آیت بھی چھپائے تو تو امر الٰہی کی پورے طور پر اطاعت نہ کرتا (مجمع البیان) تو کہاں گئی خلافت علیؓ۔

(۴) حدیث الحوض سے چند صحابہ کے مرتد ہونے کا جو اشارہ آپ نے لکھا ہے اس سے علیؓ اور اسکے ہمنواؤں پر خوب حملہ کیا ہے۔ کیونکہ بقول شیعاں وہ خلیفہ بلافصل تھے۔ خدا کی طرف سے مامور تھے اور انہوں نے اپنے دعویٰ کا اظہار نہ کیا۔ اصحاب ثلاثہ کی بیعت کی پس ان کا ارتداد بقول شیعاں ثابت ہوا کیا علیؓ سے یہ نہ ہو سکتا تھا۔ کہ ان لوگوں کے مقابلہ میں ذوالفقار کا جوہر دکھاتے جو معاویہ کے مقابلہ میں ان کو سوجھا تھا۔ اور اگر عاجز تھے۔ مقابلہ کر نہیں سکتے تو انہوں نے ہجرت کیوں نہ کی۔ قرآن شریف میں ہے کہ ایسے لوگوں کی جب فرشتے جان نکالینگے جو کسی ملک میں دوسروں کے ماتحت اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ ملائکہ ان سے کہینگے اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ کیا خدا کی زمین وسیع تھی تم ہجرت کر جاتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے علیؓ کو اطاعت اصحاب ثلاثہ کی کیا ضرورت تھی۔ جبکہ وہ برحق نہ تھے اور امر الٰہی اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ الآیہ کی خلاف ورزی کرنے والے ٹھیرے اور ان احادیث سے حضرت ابوبکر اور باقی صحابہ کا ارتداد ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور نہ بدعتی ہونا۔

(۵) متعہ کا ثبوت آپ نے قرآن شریف کی آیت سے اس کو نقل کرتے ہوئے کچھ نہیں دیا۔ اور نہ اس پر کوئی صحیح السند حدیث پیش کی ہے۔ سنیوں کے نزدیک متعہ کی حرمت قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

(۶) حضرت علیؓ نے جب بیعت ابوبکرؓ کی کر لی حالانکہ اس کے مقابل انہیں جہاد کرنا چاہیئے تھا تو ان کا دعویٰ خلافت خود باطل ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ اصحاب ثلاثہ شجاعان اسلام تھے جن کے مقابل میں علیؓ ہیچمدان تھے۔ ان حضرات کی وفات کے بعد مسلمانوں سے لڑائی کی سوجھی۔

(۷) باقی جسقدر حوالجات بلانقل اصل عبارت کے اور بغیر ان کی صحت ثابت کرنے

اور بلاسند آپ نے پیش کئے ہیں وہ قابل التفات نہیں اور یہ امر ہم کھولکر بتا آئے ہیں کہ اہل سنت پر ہر کس و ناکس کا قول حجت نہیں۔ اور قوسش سے اظہار نبوت کے ساتھ علیؓ کا وصی ہونا ظاہر کیا جاتا۔ تو سب لوگ اسے جانتے اور مانتے وہ صحابہ جو زمانہ نبوی میں علیؓ اور اس سے چھوٹی عمر کے بھی لڑکوں کے ماتحت جنگوں میں رہ گئے۔ تو ان کو علیؓ کا ماننا کونسا مشکل تھا۔ اصل میں یہ سب شیعوں کے مفتریات ہیں اللہ اور رسولؐ اور علیؓ ان باتوں سے بیزار ہیں۔

(۸) شیعان کے مقابلہ میں ہم نے حسب شرائط قرآن شریف سے دلائل پیش کئے۔ اور شیعوں پر اتمام حجت کے لئے ان کی کتابوں سے بھی حوالجات پیش کئے۔ جن سے ایمان اصحاب ثلٰثہ کا اظہر من الشمس ہوا اور بلافصل علیؓ کی خلافت باطل ہوئی۔ اور ہم ہر ایک حدیث جو مطابق قرآن ہو اسے تسلیم کرتے ہیں۔ بشرطیکہ اس کی سند بھی صحیح ثابت کی جائے۔ اور اسی طرح اقوال ائمہ بھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے متعلق لیبیضر (د) والی حدیث پیش کی ہے اہل سنت کے نزدیک ضعیف ہے۔ (دیکھو حاشیہ کتاب ابن ماجہ)

(۹) ہم اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا پڑھتے ہیں اور اصحاب ثلٰثہ بھی پڑھتے تھے۔ مگر آپ لوگوں کو اس پر ایمان نہیں۔ کیونکہ آنحضرت اهدنا میں تمام اپنے متقدیوں کو شامل کرتے تھے۔ تم ان کو گمراہ جانتے ہو۔ اور سورہ فاتحہ کے شروع کلمہ الحمد للہ پر بھی آپ لوگوں کا ایمان نہیں۔

(۱۰) ہمارے پہلے دلائل کا تو کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم اصحاب ثلٰثہ کا ایمان اور خلیفہ برحق ثابت کرنے کے بعد اور آپ کے مزعوم علیؓ کے دعوے کو باطل ثابت کرنے کے ایک اور دلیل پیش کرتے ہیں۔

منافقوں کے بارے میں ہے ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَا اِلَّا قَلِیْلًا مَلْعُوْنِیْنَ الآیۃ کہ منافق مدینہ میں تیرے پڑوس میں نہیں رہینگے مگر تھوڑا وقت ملعون ہو جائیں گے۔ اصحاب ثلثہ آخر دم تک مدینہ میں رہے اور دو نے تو حضرت کی قبر کی مجاورت پائی لیکن علی مدینے سے نکل بھاگا۔ پھر مدینہ میں واپس آنیکی طاقت نہ پائی۔ خدا کی لعنت انسان کو ایسا ذلیل کر دیتی ہے کہ اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا۔ جیسے فرمایا وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا کہ جسکو خدا لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا۔ حضرات شیعہ آپ لوگ اپنے ائمہ کی کیسی توہین کرتے ہیں۔ اور کچھ غیرت ایمانی تمہارے اندر نہیں کہ انکی توہین نہ کرو۔ ہر سال اپنے رونے پیٹنے کو دیکھو۔ جو تمہارے ائمہ نے نہیں کیا اور قرآن کی تلقین صبر کے خلاف ہے۔ اپنے باطل عقیدوں سے توبہ کرو اور حضرت کے چاروں یار کا ساتھ دو اور یاد رکھو کہ۔

ان الصحابۃ کلھم کذکاء
قد نوروا وجہ الوریٰ بضیاء

خدا کے قول اور فعل سے صحابہ کا ایمان اور ان کا برحق ہونا ثابت کر دیا گیا ہے خدا کے قول اور فعل کی مخالفت نہ کرو۔ سینکڑوں سالوں کے رونے نے تمہیں کیا نفع دیا۔ ورنہ آیت استخلاف میں وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے وعید کو یاد رکھو۔

آخری زمانہ کے امام نے بھی اہلسنت والجماعت کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور تمام شیعوں کو خدا کے حضور دعا کرنے کے لئے بطور مباہلہ طلب کیا دیکھو (سر الخلافہ) مگر کسی کو مقابل پر آنیکی جرأت نہیں۔ جس سے شیعوں پر اہلسنت والجماعت کی طرف سے دوبارہ اتمام حجت ہوئی۔

مناظر

حافظ روشن علی صاحب

بقلم جلال الدین شمس مولوی فاضل

معاونین:
- مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل
- مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل
- مولوی عبدالرحمٰن بھراجی
- مولوی جلال الدین شمس مولوی فاضل

[illegible] مگھ — [illegible] پر ختم ہوا۔ ذوالفقار علی خاں بقلم خود

پرچہ ۵ ۱ — ۵ منٹ گھنٹہ رات کو شروع ہوا ۔ بقلم محمد عبد الرحمٰن قادری بھیروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آخری پرچہ جواب الجواب نمبر ۲

(۱) یہاں رسی اصلی علی کا تذکرہ ہے کہ جسکو سنی خلیفہ چہارم اور خدا رسول اور تمام مومنین خلیفہ بلا فصل رسول کا جانتے ہیں ۔ انہی کے ایمان پر سنیوں نے بہ محبت ثلاثہ حملہ کیا ہے ۔ ورنہ شیعہ کا کوئی مصنوعی علی نہیں ہے ۔ واہ رے سنیوں کی مسلمانی ۔ معلوم نہیں کہ سنیوں اور خارجیوں میں کیا فرق ہے ۔

(۲) چونکہ علی حجۃ اللہ تھے اور حجۃ اللہ کا فرض ہے کہ جہاں تک موقعہ پائیگا خلق خدا پر اتمام حجت کرے گا ۔ اور یہی اسکی صداقت کی دلیل ہے ۔ اسی واسطے کئی موقعوں پر علی نے حضرات ثلثہ کو مشورے دیئے ۔ مگر وہ اصلاح پر نہ آئے

(۳) نہج البلاغہ سے جتنے حوالے آپ نے دیئے ہیں وہ بتلا رہے ہیں کہ مثال لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى آپ کے مصداق حال ہے

(۴) شیعہ اثنا عشریہ نے قرآن وحدیث و اقوال صحابہ سب سے علی کے خلیفہ بلا فصل ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا نہ کہ آپ کی طرح سے کسی ایک آیت یا حدیث یا قول صحابہ سے ایمان ثلاثہ تک بھی ثابت نہ کر سکے ۔

(۵) اللہ اللہ علی مثل و مساوی النفس رسول اور سنی ان کو معاذ اللہ بدعتیوں اور مرتدوں میں شمار کریں ۔ حضور علی قرآن اور حق سے کسی وقت جدا نہیں ہو سکتا القرآن مع علی و علی مع القرآن الحق مع علی و علی مع الحق ملاحظہ ہو مشکوٰۃ ۔ پس ممکن نہیں کہ ان میں شائبہ بھی بدعت و ارتداد

کا ہو سکے ۔ بدعتی اور مرتد وہی ہیں جنکو رسول اللہ بدعتی اور مرتد قرار دیں اور جو اپنی زبان سے قسم خدا یاد کر کے اپنے آپ کو منافق کہے ۔

(۶) حافظ روشن علی صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ شیعوں کی کتابیں قابل اعتبار نہیں ۔ مگر یہ نہ سوچا کہ شیعوں کی کتابیں تو بفضل خدا سب معتبر ہیں ۔ سنیوں ہی کی کتابوں کی شان ہے کہ جن میں وہ وہ باتیں درج ہیں کہ جنکو غیر اسلام کے سامنے پیش کرنے سے مسلمان منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے دیکھئے مشت نمونہ از خروارے :—

(ا) رسول اللہ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا صحیح بخاری میں لکھا ہے (ب) رسول اللہ کا حضرت عائشہ سے اور مرد و عورت والا .... بحالت ..... صحیح بخاری میں لکھا ہے (ج) خدا کا اور فرض ہونا کہ اسکی ٹانگ جہنم میں پڑیگی صحیح بخاری میں لکھا ہے (د) رسول اللہ کا ام المومنین عائشہ کے ساتھ دوڑنا پھاندنا مشکوٰۃ میں لکھا ہے (ح) حضرت موسیٰ کا ننگا نہانا اور ان کے ستر کا برہنہ ہونا صحیح بخاری میں لکھا ہے (و) قرآن کا پیشاب اور خون کے سا [illegible] ۔

(۷) حضرت عمر اپنی بیٹی حضرت حفصہ سے اپنی مشکل آسان کر رہے ہیں کہ عورت مرد کی کب تک خواہشمند ہوتی ہے ۔ انہوں نے شرم کے مارے سر جھکا لیا اور انگلیوں سے اشارہ کر کے بتلایا تین چار مہینے ۔ کیا حضرت عمر کو حدیث پیغمبر یاد نہ تھی ۔ الحیاء من الایمان تاریخ الخلفاء ۹۷ معلوم ہوا کہ جس میں حیا نہیں اس میں ایمان نہیں ۔

(۸) شیعوں کو تو ملزم بنایا جاتا ہے کہ یہ حضرات ثلثہ کو برا جانتے ہیں اور جناب ام المومنین اہل سنت جسکے صدیقہ ہونے کے معتقد ہیں حضرت عثمان

کے حق میں کیا فرماتی ہیں کہ اقتلوا نعثلاً فقد فجر کتاب الامامت والسیاست ۹۸ اور تاریخ اعثم کوفی ص ۱۵۱ میں یوں لکھا ہے کہ عائشہؓ نے عثمانؓ کے قتل ہونے پر خدا کا شکر کیا اور لعن اور نفرین بھیجی اب بتلائیے کہ حضرت عائشہؓ صدیقہ ہیں یا عثمانؓ خلیفہ برحق۔

(۹) اگر حضرات شیخین ایماندار سمجھے جائیں تو بقول آپ کے وہ بھی اپنی دختران کے بحیثیت امہات المومنین ہونیکے بیٹے ٹھہرینگے۔ اور حضرت عثمان نے بھی آپ کے اعتقاد کے مطابق اپنی بہنوں سے نکاح کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۰) سنیوں کے مناظر حافظ روشن علی صاحب بار بار شیعوں کے چڑانے کے لئے فرماتے ہیں کہ قرآن تو امام غائب کے پاس ہے۔ لے جناب ہم چڑینگے نہیں بیشک قرآن امام غائب سے جدا نہیں اور وہ قرآن سے جدا نہیں ملاحظہ ہو حدیث ثقلین۔ اور آپ جو دوسرا مفہوم لینا چاہتے ہیں آپ کا وہ مطلب پورا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ زد آپ کے اوپر ہی پڑیگی کہ حضرت عثمان نے قرآن کو جلا دیا۔ دیکھئے مشکوٰۃ میں۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الخ مگر برخلاف اس کے حضرت عمرؓ اور اس کے ساتھ والے رسول اللہ کی مخالفت میں اسقدر شور مچاتے ہیں کہ صاحب خلق عظیم کو کہنا پڑا کہ قوموا عنی اس سے آپ کی اس دلیل کی بھی تردید ہوئی کہ جس سے آپ نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ اصحاب ثلثہ زندگی اور وفات رسول میں ان کے ساتھ رہے۔ حضرت نے تو اپنی حیات میں ہی حضرت عمر وغیرہ کو ڈانٹ کر اٹھا دیا۔

(۱۲) حافظ صاحب نے کہا ہے کہ دین میں ان کی وجہ سے رونق ہوئی وہ دیکھیں حدیث بخاری و مشکوٰۃ وغیرہ ان اللہ لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر

(۱۳) مذہب حقہ شیعہ اثنا عشریہ نے مثل روز روشن کی طرح آیات قرآنی و احادیث نبوی سے جو کتب اہل سنت والجماعت سے پیش کی گئی ہیں یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ علی جسکو اہل سنت والجماعت نے چوتھی جگہ خلیفہ برحق مانا ہوا ہے۔ وہ جناب ختمی مآب کے خلیفہ بلافصل ہیں۔ اب کسی صاحب انصاف کو یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ جناب امیر خلیفہ بلافصل نہیں ہیں۔ اور علاوہ اس میں اصحاب ثلثہ کو منافق اہل سنت کی کتب معتبرہ سے کما حقہ ثابت کر دیا گیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی ضد یا ہٹ دھرمی کر کے مذہب شیعہ اثنا عشریہ کے سچے ہونے میں شک و شبہ کرے۔ تو خدا اس سے سمجھے۔ وما علینا الا البلاغ

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ الطاھرین

سید غلام علی شاہ مناظر

$26\frac{2}{23}$

اسمائے گرامی معاونین صاحبان

- جناب سید اکبر علی شاہ صاحب
- جناب سید ذوالفقار علی شاہ صاحب
- جناب حکیم جمشید علی خاں صاحب
- جناب سید عنایت علی شاہ صاحب

۱۵ منٹ ۶ گھنٹے صبح کو پرچہ ختم ہوا بقلم خود عبدالرحمن قادری بھراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انٹروڈکشن

اگرچہ آجکل ایسا موقعہ تو نہیں۔ کہ اہل اسلام کے اندرونی فرقے اختلافاتِ مسائل پر مباحثات وغیرہ کریں۔ کیونکہ اس وقت اسلام پر ایک بیرونی دشمن یعنی آریہ سماج نہایت سختی سے حملہ آور ہوا ہے۔ اس وقت موقعہ ہے کہ اسلام کے تمام فرقے متحد اور متفق ہوکر اور کچھ عرصہ کے لئے اختلافی مسائل کو ملتوی رکھکر بیرونی دشمن کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔ تاہم جس طریق سے یہ مباحثہ امن اور آشتی اور خموشی سے ہوا ہے۔ یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ سات آٹھ ہزار کا مجمع اور دو دن مباحثہ کا لگاتار ہوتے رہنا۔ اور کسی قسم کے فساد یا اختلاف اور تنازعہ کا واقعہ نہ ہونا بہت ہی قابل تقلید نمونہ ہے +

جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب کا ایک مشہور و معروف منتی قصبہ ہے۔ عرصہ سے اہل سنت والجماعت و اہل تشیع صاحبان میں اختلافی مسائل پر چھیڑ چھاڑ ہوتی آتی تھی چونکہ ہردو فریق کی غرض احقاق حق تھی اسلئے مشورہ باہمی سے ہردو فریق اس امر پر آمادہ ہوئے کہ دونو فریق اپنے اپنے علماء بلوا کر متنازعہ فیہ امور پر مناظرہ کرالیں تاکہ روز روز کی خلش اور چھیڑ چھاڑ کا خاتمہ ہو۔ مگر اس بحث و ابحاث وغیرہ کا خاتمہ ہونا تو قریبًا ناممکن ہے۔ کیونکہ تیرہ سو سال سے متواتر یہ چلی آتی ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے بصیرت و ہدایت عطا فرماتا ہے۔ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تاہم فیصلہ کی یہ ایک راہ تھی جو فریقین نے اختیار کی +

چونکہ احمدی جماعت بھی صحیح معنوں میں اہل سنت والجماعت ہے اور موجودہ زمانہ میں یہی ایک جماعت اسلام کی حفاظت اور تبلیغ کے میدان کی سپاہی ہے اسلئے جلالپور جٹاں کے اہل سنت والجماعت اصحاب نے قادیان سے احمدی علماء کرام کو بلوایا۔ اس بلاوے پر مکرم معظم فاضل اجل حافظ روشن علی صاحب مع مولوی فاضل مولوی جلال الدین صاحب شمس سیکھوانی اور مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل زیر امارت فاضل اجل مولوی سید سرور شاہ صاحب تشریف لے گئے جلالپور جٹاں کے اہل سنت والجماعت اصحاب نے اس موقعہ پر نہایت دوراندیشی سے کام لیا۔ محض اسلام اور حق کی تائید اور حمایت کی خاطر انہوں نے اختلافی مسائل بالائے طاق رکھ کر مشترک غرض اور مقصد کی خاطر اتحاد کا بہترین نمونہ دکھایا اور آخر اس کا پھل بھی پایا جیسا کہ مناظرہ کے مطالعہ سے ناظرین پر واضح ہو جائیگا +

اس مباحثہ کے مطالعہ کے وقت ناظرین یہ ضرور مدنظر رکھیں کہ شرائط کے مطابق جس فریق نے اپنے پرچوں کو لکھا ہے وہی فریق کامیاب ہے اسلئے اولًا شرائط کا اچھی طرح مطالعہ کرلیں +

مناظرہ کے پرچوں کی تیاری میں ہردو فریق نے جس محنت اور جانفشانی سے کام لیا۔ وہ قابل تعریف ہے۔ ہردو فریق نہایت خوش اسلوبی سے اپنے اپنے مقررہ اوقات میں پرچے لکھتے پڑھتے رہے۔ البتہ آخری پرچہ کے سنانے کے وقت جو شیعہ صاحبان کا پرچہ تھا۔ ایک خفیہ کارڈ شیعہ صاحبان کا بیرونجات میں بھیجا ہوا پریذیڈنٹ صاحب کو دیا گیا۔ جو ایک فساد کی سازش پر مشتمل محسوس ہوا۔ اس کو پڑھ کر پولیس نے انتظام سے دستبرداری کرلی اسلئے پریذیڈنٹ کو مجبورًا جلسہ بند کرنا پڑا۔ اور شیعہ صاحبان اپنا آخری پرچہ سنائے بغیر ہی مجلس مناظرہ سے چلے گئے

(بقیہ ملاحظہ ہو ٹائیٹل صفحہ ۳ پر)

ہمیں افسوس ہے کہ شیعوں کے اخبار درِ نجف کے ایڈیٹر نے اپنی جبلّی عادت سے مجبور ہوکر اہل سنت والجماعت کو کوستے ہوئے الزام دیا ہے۔ کہ گویا اس پرچہ کو اہل سنت نے ہی روکا۔ حالانکہ اس بندش کے ذمہ وار خود اہل تشیع حضرات ہیں۔ وہ نہ ہی اس قسم کی مفسدانہ خط و کتابت کرتے اور نہ ہی یہ واقعہ پیش آتا۔ یا اگر ایسی حرکت کی بھی تھی تو پھر بہت زیادہ احتیاط کرتے کہ کہیں وہ راز افشا نہ ہونے پائے۔ مگر یہ ان کی اپنی غلطی ہے جس کا ان کو خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ ہمارا اس میں کیا قصور۔ البتہ ہمیں بھی افسوس ہے کہ اہل تشیع حضرات کی اس غلطی کی وجہ سے اس پرچہ کے سننے سے پبلک محروم رہی ورنہ سامعین پر اسی وقت واضح ہو جاتا کہ شیعہ صاحبان نے کس طرح خلاف قواعد اور خلاف اصول مناظرہ اور نئی باتیں درج کردیں جن کا ان کو کوئی حق نہ تھا۔ ان کو صرف اتنا ہی حق تھا کہ وہ پہلے پرچوں میں آئے ہوئے امور تک ہی اپنے پرچہ کو محدود رکھتے مگر انہوں نے آخری پرچہ کی حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ کیونکہ اس کے بعد فریق ثانی کے پاس اسکے جواب دینے کا کوئی موقعہ نہ تھا +

اصول مناظرہ کا یہ مسلمہ امر ہے کہ آخری پرچہ کا حق جو مدعی فریق کو دیا جاتا ہے اس کی صرف یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ فریق ثانی نے اس کے پیش کردہ دلائل پر کوئی ایسی جرح کی ہے جس سے دلیل کمزور ہوتی ہے اس جرح کا جواب وہ آخر میں دے سکتے ہیں۔ مگر ذیل میں ہم دکھاتے ہیں۔ کہ شیعہ صاحبان نے کس قدر بے تعلق حصہ اور جدید حصہ اپنے اس آخری پرچہ میں درج کیا ہے۔ چونکہ یہ مباحثہ چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ اسلئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ مختصرًا اس جدید حصہ کا جواب بھی دیدیا جاوے تاکہ ناظرین کا مطالعہ نامکمل نہ رہے +

مناظر اہل تشیع کے نئے اعتراضات کا مختصر جواب

(سوال ۱) بخاری میں لکھا ہے کہ رسول اللہ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا لیکن کہاں جہاں گندگی کی وجہ سے بیٹھنا ممکن نہ تھا پوری الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ ایک قسم کے کوڑا کرکٹ کے پھینکنے کی جگہ پہنچے تو آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا وہ کوڑی کرکٹ کا ڈھیر اتنا اونچا تھا کہ اس پر پیشاب کرنا ایسا ہی تھا جیسے بیٹھکر کریں (دوم) ضرورت کے وقت جواز ثابت کرنے کے لئے ایسا کیا۔

(۲) رسول اللہ کا عائشہ سے بحالت حیض مجامعت کرنا لکھا ہے۔

(جواب) یہ افترا شیعوں کا ہے یہ بخاری میں کہیں نہیں لکھا۔

(۳) خدا کا دوزخی ہونا بخاری میں لکھا ہے۔

(جواب) یہ بھی شیعوں کا افترا ہے۔ بخاری میں کہیں نہیں۔ بلکہ لفظ قدم

ہے جسکے معنے وہ جماعت دوزخیوں کی ہے جنکو دوزخ میں پہلے ڈالا جائیگا۔ کیونکہ قدم کے معنے آگے پیش کرنے کی چیز ہے اور رجل کے معنے بھی جماعت کے ہیں۔

(۴) رسول اللہ کا عائشہؓ کے ساتھ دوڑنا پھاندنا مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔

(جواب) صحیح ہے کیا حرج ہے۔ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے

(۵) حضرت عمر کا اپنی بیٹی سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھنا خلاف حیا ہے

(جواب) علمی مسئلہ کے متعلق دریافت کرنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور علم سے حیا مانع نہیں ہو سکتا۔

(۶) عائشہ کا عثمان کے قتل ہونیپر لعن ولفرین کرنا۔

(جواب) یہ شیعوں کا افترا ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا بوقت شہادت حضرت عثمان مدینہ میں نہ تھیں بلکہ مکہ میں تھیں۔ اور جب ان کو شہادت حضرت عثمان کی خبر پہنچی تو وہ خود ان کے خون کا بدلہ لینے والی ہوئیں۔ جس کی وجہ سے جنگ جمل ہوا۔ اہل سنت والجماعت کی کتب میں اس امر کی تردید ہے +

(۷) حضرت عمر کو آنحضرت صلعم نے ڈانٹا۔

(جواب) یہ کہیں نہیں لکھا کہ آنحضرت صلعم نے ابوبکر و عمر کو ڈانٹ کر اٹھا دیا تھا۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ اختلاف اہلبیت میں ہوا تھا۔ تو آپ نے ان کو ڈانٹ کر اٹھا دیا +

خاکسار محمد فخرالدین احمدی ملتانی $\frac{7}{23}$ 25